اسلام، پردہ
اور
جدید طرزِ زندگی
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
مصنف
مولانا ناصر حسین قادری
سادات پبلیکیشنز لاہور

ترتیب و اہتمام

سید شاہد علی قادری

نام کتاب ——— اسلام، پردہ اور جدید طرز زندگی

مصنف ——— مولانا ناصر حسین قادری

تعداد صفحات ——— 112

بار اوّل ——— ستمبر 2002ء

تعداد ——— 1100

کمپوزنگ ——— عبدالقادر

مطبع ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ناشر ——— سادات پبلی کیشنز، لاہور

قیمت ——— 60 روپے

39

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون: 7313885

مکتبہ رضویہ

گاڑی کھاتہ آرام باغ کراچی فون: 2627897

فہرست

نذرِ عقیدت

خزینہ علوم، واقف فنون، مبلغ عالم، محقق اعظم، واقف اسرارِ شریعت، دانائے رموزِ حقیقت، آفتاب ملت، فخر اہلسنّت، سراج رشدو ہدایت مفتیٔ عالم فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث والتفسیر مفتی ڈاکٹر محمد ابو بکر صدیق دامت برکاتہم العالیہ کے حضور کہ جن کی نگاہ فیض ولطف و کرم سے آج میں قلم اٹھانے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ علم کی وہ شمع جو آپ نے روشن کی ان شاء عزوجل قیامت تک اس شمع سے ایک کے بعد دوسری شمع روشن ہوتی رہے گی اور علم کے پروانے روشنی لیتے رہیں گے۔

۷۸۶
۹۲

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان حمید العطاری المدنی

الحمد للہ الذی خلق الارض والسماء والصلوٰۃ والسلام علی محمد ن المصطفیٰ وعلیٰ الہ واصحابہ الذین نجوم الھدیٰ اما بعد!

فاضل نوجوان حضرت علامہ مولانا محمد ناصر الدین ناصر العطاری المدنی کی کتاب پردہ ''پردۂ نسواں'' کا بیشتر مقامات سے مطالعہ کیا الحمد اللہ عزوجل میں نے اس کتاب کو بہت ہی مفید پایا کیونکہ دور حاضر میں جبکہ ہر طرف بے حیائی کے مناظر عام ہیں ماؤں' بہنوں نے اپنے تقدس کو خود ہی پامال کر دیا ہے اور شریعت کے احکامات کو پس پشت ڈال کر شیطان کی راہوں پر چل نکلی ہیں اور پھر یہی نہیں بلکہ جو بدنصیب نیک مسلمان احکامات قرآنی اور تعلیماتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور انھیں دقیانوسی' بوڑھی روح اور ان کی سوچ کو تنگ نظری وغیرہ کے القابات سے نوازا جاتا ہے۔

لہٰذا فاضل نوجوان نے اپنی اس کتاب میں پردے سے متعلق قرآن واحادیث کو جمع کیا اور یہ بتایا کہ قرآن وحدیث میں پردے پر کس قدر زور دیا گیا ہے اور بے

پردگی پر کس قدر وعیدیں نازل ہوئی ہیں۔ اگر واقعی کوئی خوش نصیب اپنی اصلاح چاہتا ہے اور احکامات خداوندی اور تعلیمات نبوی (ﷺ) کے مطابق زندگی بسر کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرے تاکہ وہ قرآن وسنت کی نورانی روشنی سے اپنے وجود کو منور کر کے گناہوں اور بداعمالیوں کی تاریکی سے نجات حاصل کر سکے اور شیطان کی راہوں کو چھوڑ کر صراط مستقیم پر گامزن ہو سکے کہ یہی فلاح ونجات کا راستہ ہے۔ جان لینا چاہیے کہ بروز قیامت جب بداعمالیوں کے سبب پکڑ ہوگی تو یہ عذر ہرگز نہیں چلے گا کہ ''مجھے علم نہ تھا''۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں بہنوں کو قرآن وسنت کے مطابق پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور فاضل نوجوان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنے پیارے حبیب (ﷺ) کے قدموں میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین

بجاہ النبی الامین (ﷺ)

محمد عرفان حمید العطاری القادری المدنی

﴿انتساب﴾

میں اپنی اس کتاب کا انتساب اس پاکدامن پاک طینت اور عصمت مآب سیدۃ النساء' خاتون جنت (رضی اللہ عنہا) کے نام کرتا ہوں جنہیں اسلامی اقدار اور شرعی احکام اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھے' جنہوں نے اپنی عزت و ناموس پر کبھی حرف نہیں آنے دیا جن کی عصمت و عفت پاکدامنی و پارسائی کی قسم کھائی جاسکتی ہے جنہوں نے اپنی حیاء و پاکیزگی کو چادر اور چاردیواری کے حصار میں سینے سے لگائے رکھا جو قوم کی تمام عصمت مآب بیبیوں' ماؤں' بہنوں اور بیٹیوں کے لئے باعث صد افتخار ہیں اور جن کی پاکیزہ روش ہر زمانے کی عورت کے لئے مشعل راہ ہے۔

اور وہ ہیں عفت مآب خاتون جنت جن کا نام نامی اسم گرامی

سیدہ فاطمۃ الزہراء لقب مبارک بتول ہے (رضی اللہ عنہا)

اور کتنی بلند نصیب کہ بنت رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا)

چند تمہیدی کلمات

پردہ قرآن حکیم کی روشنی میں

اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

''اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈالیں رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا اپنے شوہروں کے باپ' یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتوں یا اپنی کنیزوں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر کہ بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار۔'' (ترجمہ: کنزالایمان) (سورۃ النور آیت ۱۳)

وَقَرْنَ فِی بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

(سورۃ الاحزاب پ۲۲ ع۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔

قرآن پاک میں نامحرم سے گفتگو کرنے کا طریقہ کار بتایا گیا کہ:

"اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے۔"

(سورۃ الاحزاب ا ع)

"اے نبی (ﷺ) اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمان عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ نہ پہچانی جائیں نہ ستائی جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے" (سورۃ الاحزاب آیت ۵۹)

"اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہیں (جن کا سن زیادہ ہو چکا اولاد ہونے کی عمر نہ رہی یا پیرانہ سالی کی وجہ سے) ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے (برقع چادر وغیرہ) اتار رکھیں جبکہ سنگھار نہ چمکائیں اور اس سے بھی بچنا ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ سنتا اور جانتا ہے" (سورۃ النور ۶۰)

نامحرم سے اگر کوئی چیز مانگنی ہو تو طریقہ بتایا گیا:

"اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں کی" (سورۃ الاحزاب آیت ۵۳)

☆......☆......☆......☆......☆

پردہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں

☆ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور اقدس (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ”عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے اور بلاشبہ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان تکنے لگتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ عورت اس وقت سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب ہوتی ہے جب کہ وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے“

(رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ الترغیب والترہیب للمنذری ص ۲۲۶ از الطبرانی)

☆ ام المومنین حضرت ام سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ارشاد فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہم دونوں رسول اللہ (ﷺ) کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن اُم مکتوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سامنے سے آ گئے (اور رسول اللہ (ﷺ) کے پاس آنے لگے) چونکہ عبداللہ بن مکتوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نابینا تھے اس لئے ہم دونوں نے پردہ کرنے کا ارادہ نہیں کیا اور اسی طرح اپنی جگہ بیٹھی رہیں) رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ ان سے پردہ کرو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول (ﷺ) کیا وہ نابینا نہیں؟ ہم کو تو وہ نہیں دیکھ رہے اس کے جواب میں رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کیا تم دونوں (بھی) نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو۔“ (مشکوٰۃ ص ۲۶۹ از مسند احمد، ترمذی وابوداؤد)

☆ حضرت سیدنا عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ”کوئی (غیر مرد جب کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا

ہے تو وہاں ان دونوں کے علاوہ تیسرا فرد شیطان بھی ضرور موجود ہوتا ہے۔''

(مشکوٰۃ ص ۲۶۹ از ترمذی)

☆ حضرت ابو سعید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے اور مرد و عورت وہاں سے گزرنے لگے راستہ میں مرد و عوت (اس طرح سے) مل گئے (کہ سب اکھٹے گزرنے لگے اور عورتیں ایک طرف نہیں تھیں گو عورتیں پردہ میں تھیں مگر راستہ کے درمیان مردوں کے مجمع میں جارہی تھیں) یہ ماجرہ دیکھ کر حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ''اے عورتو! پیچھے ہٹو' تم کو راستے کے بیچ میں چلنے کی اجازت نہیں ہے تم راستہ کے کناروں پر ہو کر گزرو'' راوی کہتے ہیں کہ اس ارشاد کے بعد عورتیں راستہ کے کناروں میں ایسے طریقے پر گزرتی تھیں کہ راستہ کے دائیں بائیں جو کوئی دیوار ہوتی تھی اس سے چپکی جاتی تھیں یہاں تک کہ ان کا کپڑا دیوار پر اٹکنے لگتا تھا۔'' (مشکوٰۃ ص ۴۰۵ از ابوداؤد' البیہقی)

☆ حضرت عبداللہ ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ہم مجلس ہونے کے بعد اپنے شوہر کے سامنے دوسری عورت کا پورا پورا حال (ناک نقشہ' حسن جمال وغیرہ) اس طرح بیان نہ کرے کہ جیسے وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہو۔

(مشکوٰۃ ص ۲۶' بخاری و مسلم شریف)

☆ حضرت اُمیمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا بیان ہے کہ میں اور چند دیگر عورتیں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں بیعتِ اسلام کے لئے حاضر ہوئیں اور عرض کیا (یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) زبانی اقرار تو ہم نے کر ہی لیا) لایئے (ہاتھ میں ہاتھ دے کر بھی) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بیعت کر لیں یہ سُن کر حضورِ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا میں عورتوں

سے مصافحہ نہیں کرتا (جو میں نے زبان سے کہہ دیا سب کے لئے لازم ہو گیا اور الگ الگ بیعت کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ) عورتوں سے (بھی) میرا وہی کہنا ہے جو ایک عورت سے کہنا ہے۔" (مؤطا امام مالک ص ۴۴۹، ج ۶)

حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں کہ (مومن عورتوں سے) حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے زبانی فرمادیا کہ میں نے تجھے بیعت کرلیا خدا کی قسم! آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ نے بیعت کرتے وقت (بھی) کسی عورت کا ہاتھ نہ چھوا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) عورتوں کو صرف زبانی بیعت فرماتے تھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہوتا تھا: "**قد بایعتک** (میں نے تجھے بیعت کرلیا)۔" (صحیح بخاری، ص ۷۲۶، ج ۲)

رسولِ اکرم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلیہ وسلم) نے فرمایا:

"ہرگز کوئی (نامحرم) مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور ہرگز کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔" (بخاری شریف)

☆ حضرت وحید بن خلیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیان ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں مصر کے باریک کپڑے حاضر کیے گئے ان میں سے ایک کپڑا آپ نے مجھے عنایت فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے کرتہ بنالینا اور دوسرا ٹکڑا اپنی بیوی کو دے دینا جس کا وہ دوپٹہ بنالے گی وہ کپڑا لے کہ جب میں چل دیا تو ارشاد فرمایا کہ" اپنی بیوی کو بتادینا کہ اس کے نیچے کوئی کپڑا (استر) لگالے جس سے اس کی باریکی باقی نہ رہے اور کپڑا اس کے سر وغیرہ کو چھپائے رہے۔" (ابوداؤد)

☆ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ: "دوزخیوں کی ایک جماعت ایسی عورتوں کی ہوگی جو کپڑے پہنے ہوئے ہونگی (مگر اس کے باوجود) ننگی ہونگی یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہونگی اور نہ اس

کی خوشبو سونگھیں گی اور اس میں شک نہیں کہ جنت کی خوشبوں اتنی اتنی دور سے سونگھی جاتی ہے۔'' (بخاری و مسلم شریف)

☆ حضرت ابوموسیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ''(نظرِ بد ڈالنے والی) ہر آنکھ زنا کار ہے اور کوئی عورت جب عطر لگا کر (مردوں کی) مجلس کے قریب سے گزرے تو ایسی ویسی ہے یعنی زنا کار ہے۔

(مشکوٰۃ شریف از ابوداؤد الترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ''عورتوں کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ نظر آ رہا ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو (یعنی بہت معمولی خوشبو آ رہی ہو)۔'' (بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۱۸ از ترمذی' نسائی)

☆ حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ''رسول اکرم (ﷺ) نے ان عورتوں پر لعنت کی جو شکل و صورت میں مردانہ پن اختیار کریں اور ارشاد فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو''۔

☆ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ (ﷺ) نے ایسی عورت پر لعنت کی جو مرد کا لباس پہنے۔'' (ابوداؤد)

☆ حضرت ابن ملیکہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (تابعی) کا بیان ہے کہ:

''حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کسی نے عرض کی کہ ایک عورت (مردانہ) جوتا پہنتی ہے حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا کہ اللہ کے رسول (ﷺ) نے ایسی عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کے طور طریقے اختیار کرے۔'' (مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۳)

☆ شب معراج حضور تاجدار مدینہ (ﷺ) نے بعض عورتوں کے ہولناک عذاب

ملاحظہ فرمائے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ کھول رہا تھا جس طرح پتیلی کھولتی ہے، سرکار (ﷺ) کی خدمت بابرکت میں عرض کیا گیا کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی۔"

☆ مزید ایک عورت کو دیکھا جس کا جسم آگ کی قینچی سے کاٹا جا رہا تھا عرض کیا گیا یہ اپنا جسم اور زینت غیر مردوں پر ظاہر کرتی تھی۔ (درۃ الناصحین)

☆ سرکار مدینہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: "میں نے کچھ لوگ ایسے دیکھے جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جا رہی تھیں مجھے بتایا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو ناجائز اشیاء سے زیب و زینت کیا کرتے تھے اور میں نے ایک گڑھا دیکھا جس میں سے چیخ و پکار کی آوازیں آ رہی تھیں مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت کیا کرتی تھیں۔" (شرح الصدور)

☆ سرور کائنات (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: "عورتوں کی نماز کوٹھی میں بہتر ہے بہ نسبت گھر کے صحن کے اور کوٹھڑی دو کوٹھڑی کی نماز بہتر ہے کوٹھڑی کی نماز سے"

(صحیح مسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) روایت کرتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: "کہ عورتوں کے لئے گھر سے باہر نکلنے میں کچھ حصہ نہیں مگر یہ کہ مجبور و مضطر ہوں عورتوں کے لئے راستے چلنے کا کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے۔"

(روره الطبر انی فی الکبیر)

☆ حضرت ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ: "عورت قابل ستر ہے یعنی سر سے پاؤں تک پوشیدہ رہنے کے قابل ہے جب وہ اپنے پردے سے نکلتی ہے یعنی جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک

میں لگ جاتا ہے اور مردوں کی نظروں میں اچھا کر کے دکھلاتا ہے۔" (رواہ الترمذی)

☆ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ عورتیں اپنے محرموں کے سوا اور مردوں سے بات نہ کریں۔ (رواہ ابن سعد)

☆ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ہاتھ کا زنا نامحرم کو پکڑنا ہے۔" (صحیح مسلم)

☆ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا جائے اس پر بھی (اسکی بد احتیاطی کی وجہ سے) (دیکھنے والا جب بلا قصد دیکھے اور دوسرا اپنے آپ کو بلا عذر شرعی دکھائے۔" (البیہقی)

☆ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: "کسی بھی عورت کے لئے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ حلال نہیں کہ محرم کے بغیر ایک دن ایک رات کی مسافت کا سفر اختیار کرے۔" (بخاری ص ۱۴۸، ج ۱)

☆ حضورِ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں کہ (شبِ معراج) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ تھا اور نیچے سے کشادہ اس میں آگ جل رہی تھی اور اس آگ میں کچھ مرد و عورتیں برہنہ تھے جب اس کا شعلہ بلند ہوتا تھا تو وہ لوگ اوپر آجاتے تھے اور جب شعلہ کم ہوتا تھا تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے تھے بتایا گیا کہ یہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں۔" (بخاری شریف)

عورت کے گھر میں رہنے کا بیان

اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے

"وَقَرْنَ فِی بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی"

"اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسی اگلی جاہلیت کی بے پردگی"

(سورۃ الاحزاب: ۳۳)

اس آیتِ کریمہ یعنی اپنے گھروں میں ٹھہری رہو میں صرف یہی نہیں بتایا گیا کہ عورت گھر میں رہنے اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہ جائے بلکہ دراصل یہ پیغام بھی دیا جا رہا ہے کہ ہم نے عورت کو گھر میں قرار و امن سے رہے اور گھر کے تمام امورِ خانہ داری سے متعلق تمام معاملات سنبھالنے کے لئے پیدا کیا ہے اور اسی میں اس کا حُسن ہے کہ وہ اپنے گھر میں رہے اپنے گھر کو سجائے سنوارے اپنے شوہر اپنی اولاد و دیگر گھر والوں کی تمام تر ذمہ داریوں کو بہ احسن وخوبی سے ادا کرے

جس کی بہترین مثال ہمیں سیدہ فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی حیاتِ پاک میں نظر آتی ہے کہ حضرت فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اپنے گھر کا تمام تر انتظام سنبھالتیں گھر کی جھاڑو دینا چکی چلا کر آٹا پیسنا پانی بھرنا کھانا پکانا اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دینا غرض یہ کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) گھر کے اندر کے تمام تر معاملات خود نبٹاتیں اور آپکے شوہر حضرت سیدنا علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) گھر کے باہر کے کام انجام دیتے۔

چنانچہ مذکورہ بالا آیتِ کریمہ میں ایک عورت کو دراصل اسی بات کا اشارہ فرمایا جا رہا ہے کہ ہم نے عورت کو یہ اہم ترین خدمت یعنی گھر کے اندر کے تمام تر امور سنبھالنے کے لئے پیدا فرمایا۔ بچوں کی صحیح تربیت اور صحیح فکر پر ڈھالنے کے لئے پیدا

فرمایا یہی عورت کی فطرت ہے اور اسی میں عورت کا حُسن پوشیدہ ہے اگر ایک عورت بہ حسن وخوبی یہ خدمت انجام دے رہی ہے تو اس کے لئے اس سے بڑا کارنامہ اور کوئی نہیں یہ عورت کا ہی کارنامہ ہے کہ وہ گھر میں رہ کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرے ان کے دلوں میں ایمان وعشقِ رسول (ﷺ) کا جذبہ پیدا کرے ان کے اندر تقویٰ اور عملِ صالحہ پیدا کرے عورت کی اس خدمت کا جو اپنے گھر میں بیٹھ کر انجام دے رہی ہے اُسکے لئے اخروی اجر وثواب کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔

☆ چنانچہ معلوم ہو کہ عورت کا اصل ٹھکانہ بازار نہیں گھر ہے اور اگر شرعاً کچھ ضرورتوں کے لئے گھر سے باہر نکلنا پڑے تو مکمل پردے کے اہتمام کے ساتھ بقدر ضرورت باہر نکلے کہ پردے کے ساتھ بھی بلاضرورت عورت کا گھر سے باہر نکلنا شریعت میں ناپسند ہے۔

☆ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ''عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے اور بلاشبہ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتی ہے تو اُسے شیطان تکنے لگتا ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ عورت اس وقت سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہوتی ہے جب کہ وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔
(الطبرانی)

☆ معلوم ہوا کہ جو عورتیں اللہ عزوجل کے قریب ہونا چاہتی ہیں اس کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ گھر کے اندر ہی رہیں اور حتیٰ الامکان گھر سے باہر نکلنے سے گریز کریں۔

آج کی عورت اور گھر

آج کی تہذیب کی عجیب منطق ہے کہ جو عورت اپنے گھر میں قرار و سکون سے رہے اپنے گھر شوہر اپنی اولاد کی ضرورتوں کا ان کے کھانے پینے کا پہننے اوڑھنے کا خیال رکھے ان کے آرام کی فکر رکھے ان کی صحت و تندرستی تعلیم و تربیت کی فکر رکھے تو اسے دقیانوسی اور بوڑھی روح کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اگر عورت گھر میں رہ کر اپنے والدین بہن بھائی شوہر و اولاد کے لئے خانہ داری کا انتظام اور گھر کے امور سنبھالے تو اس گھر میں رہ کر خدمت کرنے کو قید اور ذلت آمیز نوکری سمجھا جاتا ہے خود عورت بھی گھر میں رہنے اور بیٹھنے کے لئے تیار نہیں اس کی نظر میں خانہ داری کی گھر کے انتظامات سنبھالنے کی کوئی قدر و قیمت نہیں اسے گھر میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ قید کی زندگی کاٹ رہی ہو۔ اپنے گھر والوں کی خدمت کرنے میں اسے ذلت محسوس ہوتی ہے اور وہ اپنے آپ کو ذمہ دار گھریلو خانہ دار سمجھنے کے بجائے نوکرانی تصور کرتی ہے۔ اسے حیا غیر ضروری اور پردہ رکاوٹ لگنے لگا ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ اب تک گھر کی چار دیواری میں قید تھی اب آزادی کا دور ہے مجھے بھی اس قید سے نکل کر مردوں کے شانہ بشانہ ہر کام میں حصہ لینا چاہیے اور جو اعزازت اور اونچے اونچے منصب مردوں کو حاصل ہیں مجھے بھی حاصل کرنے چاہئیں چنانچہ اس دلفریب تصور نے اسے بے پردہ گھر سے باہر نکالا اور یوں اپنے گھر کی مقدس چار دیواری اور حیا میں لپٹی چادر کو اتار کر سڑکوں پر نکل آئی اسے آفس میں غیر مردوں کی سیکریٹری' سیلز گرل' ماڈل گرل' بننے میں فخر محسوس ہوتا ہے اور گھر میں باوقار گھریلو خانہ دار بننا ذلت لگتا ہے۔ دین اسلام نے تو اسے پاکیزہ و مقدس چادر اوڑھائی تھی اسے آرام دہ و پر سکون ٹھکانہ ''گھر'' کی صورت میں دیا تھا اس کے سر پر

عزت وآبرو کا تاج رکھا تھا اسے عفت وعصمت کی دولت سے مالا مال کیا تھا مگر اسے یہ سودا منظور نہیں اس نے اخلاق باختگی اور حیا سوزی کو ہی اپنا مقصد حیات بنالیا ہے۔ اسے جہاز میں ایر ہوسٹس بن کر غیر مردوں کی خدمت کرنا بخوشی منظور ہے لیکن گھر میں اپنے شوہر اور والدین واولاد کی ذمہ داری سنبھالنا اسے مصیبت لگتا ہے۔ سیلز گرل بن کر گلی کوچوں بازاروں میں اپنی مسکراہٹوں سے گاہکوں کو متوجہ کرنا اس کے لئے اعزاز ہے لیکن اپنے گھر میں اپنے شوہر و گھر والوں کے لئے چہرے پر مسکراہٹ سجانا اس کے لئے ایک دقت طلب کام ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج تقریباً ہر گھر کا فیملی سسٹم بدنظمی کا شکار ہو کر تباہ ہو چکا ہے' نہ ہی بچے کو ماں کی گود میسر ہے اور نہ ہی شوہر کو گھر کا سکون واطمینان اور خود عورت بھی ایک پرسکون اور آرام دہ گھر سے محروم ہو چکی ہے' آپس کی محبتیں والتفات' بچوں کی تربیت و توجہ' گھر والوں کی صحت وتندرستی غرضیکہ ایک پرسکون گھر کی تمام تر آسائشیں آزادیٔ نسواں کی نظر ہو چکی ہیں اور عزت و وقار اسے بھی میسر نہیں اسے باہر روزانہ لوگوں کی نگاہوں اور لغو و بے ہودہ فقروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے عورت نے گھر سے باہر قدم نکال کر اپنے ہاتھوں اپنی قدر و منزلت اور اپنا وقار و مرتبہ کو پامال کیا ہے۔ اور پھر یہی نہیں آج کل کے والدین لڑکیوں کو گھر میں رہنے اور گھر کے انتظامات میں عبور حاصل کرنے کی ترغیب دلانے کے بجائے بے پردہ مخلوط تعلیمی اداروں میں بھیجنا اور ڈگریوں کے حصول کا شوق وجذبہ دلانے میں مصروف کار ہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ اگر گھر کی بہو بیٹیاں بے پردہ گھر سے نکلیں گی اور غیر مردوں کے درمیان بیٹھیں گی بلا تکلف بات چیت کریں گی تو ان کی شرم وحیا باقی نہ رہے گی؟ کیا انہیں گھر اور گھر والوں سے دلچسپی محسوس ہو گی کیا ان کی عصمت عفت کو کوئی خطرہ لاحق نہیں۔

چنانچہ چاہیے کہ اس وقت سے ڈریں کہ جب پانی سر سے اونچا ہو جائے عفت وعصمت داغدار ہو جائے دنیا میں بھی ذلت ورسوائی آخرت میں بھی خسارا اٹھانا پڑے لہٰذا اللہ عزوجل کے اس حکم ''کہ گھر میں ٹھہری رہو''۔ پر سختی سے کاربند ہو جائیں تاکہ دین اسلام نے عورت کو جو عزت ومرتبہ دیا اور اسے قابل احترام بنایا ہے عورت ان اعزازات ومنصب کے ساتھ اپنی عمر صرف کرے اور اللہ عزوجل اور اس کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو راضی کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

☆......☆......☆......☆......☆

عورت کا گھر سے باہر نکلنے کا بیان

آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا گیا ''اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''

توجہاں جاہلیت کا ذکر کیا گیا تو اس سے مرادہ وہ جاہلیت ہے جو عرب کی عورتوں نے حضور (ﷺ) کے بعثت سے قبل اپنا رکھی تھی عورتیں بے حیائی سے بازاروں گلی کوچوں میلوں، تہواروں میں بے پردہ گھوما کرتی تھیں، بلا جھجک بن ٹھن کر بغیر کسی چادر، دوپٹہ کے باہر نکل پڑتیں اور سر عام پھرا کرتیں نہ رستوں میں مردوں کی بھیڑ بھاڑ کا خیال نہ ان سے بچنے کی فکر نہ کسی کی گندی نگاہوں کا خوف اور نہ ہی ان کی لغو چھیڑ چھاڑ اور بے ہودہ فقرہ بازی پر کچھ شرم محسوس کرتیں چنانچہ اس جاہلیت کے خاتمہ کے لئے قرآن کریم میں پردے کے احکامات نازل ہوئے:

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

یـایها الـنبـی قـل لأزوَاجِکَ وَبَـنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤمِنِیْنِ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلا بِیْبِهِنَّ (سورۃ الاحزاب)

اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمان عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال رکھیں۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ارشاد فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے مومنین کی عورتوں کی حکم دیا ہے اور جب کسی مجبوری سے اپنے گھروں سے نکلیں تو ان چادروں سے چہرے کو ڈھانک لیں جو سروں کے اوپر اوڑھ رکھی ہیں اور راہ چلنے کیلئے صرف ایک آنکھ ظاہر کریں۔ (تفسیر ابن کثیر)

چانچہ اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مسلمان عورتیں اگر کسی اہم شرعی ضرورت کے تحت باہر نکلیں تو اپنا پورا بدن اور چہرہ کپڑے سے چھپا کر باہر نکلیں۔

یعنی جب بھی عورت کو کسی شدید ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکلنا پڑے تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق گھر سے باہر نکلے کہ پردے کی پوری پابندی ہو اور زیب وزینت اور جسم کی نمائش نہ ہو جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ میں بتایا گیا کہ ایسے نہ نکلو جیسے اگلی جاہلیت کی عورتیں منہ کھولے ننگے سر باہر نکلا کرتی تھیں بلکہ اسلام کے بتائے ہو طریقے کے مطابق باوقار و پر وقار طریقے سے ڈھلیے ڈھالے برقعہ جس سے جسم کے اعضاء کے نشیب وفراز محسوس نہ ہوتے ہوں چہرہ اور بال ڈھک کر باہر نکلو جیسا کہ عہدِ رسالت (ﷺ) میں صحابیات باہر نکلا کرتی تھیں کہ وہ اپنی بڑی بڑی چادروں سے سر سے لے کر پاؤں تک چھپ کر باہر نکلا کرتی تھیں کہ کوئی انھیں پہچان نہ پاتا تھا اور یہ باحیا خواتین خواہ کیسی ہی مشکل گھڑی ہو بے پردگی نہیں کیا کرتی تھیں۔

جیسا کہ ابوداؤد کی ایک روایت ہے

سیدتنا اُمِ خالد (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے فرزند حضورِ اکرم (ﷺ) کے ساتھ ایک غزوے میں گئے جنگ کے اختتام پر مسلمانوں کی واپسی ہوئی تو ان میں اُن صحابیہ کا فرزند موجود نہ تھا آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس فکر و پریشانی کے عالم میں اپنے فرزند کی معلومات حاصل کرنے کے لیئے بارگاہِ رسالت مآب (ﷺ) میں حاضر ہوئیں آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ تمھارے بیٹے نے جامِ شہادت نوش کرلیا ہے اس اطلاع پر انہوں نے صبر وضبط کا مظاہرہ کیا کسی نے آپ سے کہا کہ آپ اس حالت میں بیٹے کی معلومات حاصل کرنے آئیں ہیں کہ آپ کے چہرے پر نقاب پڑا ہوا ہے اس پریشانی

میں بھی نقاب ڈالنا نہیں بھولیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ:

''ان أرزأ ابنی خلن أرزأ حیاتی''

''میرا بیٹا تو فوت ہوا ہے لیکن میری حیا تو فوت نہیں ہوئی''
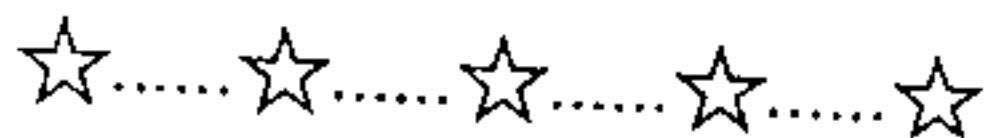
سبحان اللہ کیسی پاکیزہ سوچ ہوا کرتی تھیں کہ خواہ کچھ ہو جائے اللہ عزوجل نے جو فرما دیا اُسے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹتی تھیں۔ چنانچہ ان واقعات سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے پردہ ہر حال میں لازم ہے خواہ غم ہو یا خوشی ہر صورت میں نامحرم کے سامنے بے پردہ آنا منع ہے۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حج وعمرے کے موقع پر احرام کی حالت میں عورت کے لئے کپڑے کو چہرے پر لگانا جائز نہیں اور عورتیں چہرہ نہیں ڈھک سکتیں ''جب حج کا موسم آیا اور آنحضرت (ﷺ) ازواجِ مطہرات کو حج کرانے کے لئے تشریف لے گئے اس وقت یہ مسئلہ پیش آیا کہ ایک طرف تو پردہ کا حکم ہے اور دوسری طرف یہ حکم ہے کہ حالتِ احرام میں کپڑا منہ پر نہ لگنا چاہیے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں کہ:

''جب ہم حج کے سفر پر اونٹ پر بیٹھ کر جا رہی تھیں تو ہم نے اپنے اپنے ماتھے پر ایک لکڑی لگائی ہوئی تھی تو راستے میں جب سامنے کوئی اجنبی نہ ہوتا تو ہم اپنے نقاب اُلٹے رہنے دیتیں اور جب کوئی قافلہ یا اجنبی مرد سامنے آتا دکھائی دیتا تو ہم اپنا نقاب اس لکڑی پر ڈال دیتیں تاکہ وہ نقاب چہرے پر نہ لگے اور پردہ بھی ہو جائے۔

سبحان اللہ! اس روایت سے معلوم ہوا کہ احرام کی حالت میں بھی ازواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) نے پردے کو ترک نہیں فرمایا حالانکہ چاہتیں تو شریعت کی دی گئی اجازت سے فائدہ اُٹھا سکتی تھیں لیکن انہیں ہر حالت میں پردہ عزیز تھا۔ سبحان

اللہ (عزوجل) کیسی پاکیزہ سوچ ہوا کرتی تھی کہ خواہ کچھ ہو جائے اللہ (عزوجل) نے جو فرمادیا اس سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹتی تھیں چنانچہ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے پردہ ہر حال میں لازم ہے خواہ غم ہو یا خوشی ہر صورت میں نامحرم کے سامنے بے پردہ آنا منع ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

آج کی عورت کے لئے دعوت فکر

مندرجہ بالا واقعات سے وہ خواتین درسِ عبرت حاصل کریں جو شاپنگ سینٹرز میں بے پردگی کے ساتھ گھومتی ہیں مخلوط تفریح گاہوں کی زینت بنتی ہیں مخلوط تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرتی ہیں اسکول وکالج' ٹیوشن سینٹرز وغیرہ میں نامحرم استادوں سے پڑھتی ہیں دفتروں کارخانوں' ہسپتالوں مختلف اداروں میں مردوں کے ساتھ ان کے درمیاں کام کرتی ہیں۔

مندرجہ بالا آیتِ کریمہ اور واقعہ مبارک خواتین کو دعوتِ فکر دے رہے ہیں کہ جو بے پردگی کے لئے طرح طرح کے بہانے تراشتی ہیں کوئی کہتی ہے کیا کروں میں تو بیوہ ہوں کوئی کہتی ہے بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے دفتر میں نوکری کرنی پڑگئی حالانکہ وہ چاہے تو گھر میں بیٹھ کر سلائی وغیرہ یا دوسرا کوئی ذریعہ معاش اختیار کرسکتی ہے لیکن وہ پاکیزہ سوچ کہاں سے لائیں آج کی عورت کیوں نہیں سوچتی کہ کیا پہلے کی خواتین بیوہ نہیں ہوتی تھیں ؟ان پر مصیبتیں نہیں پڑتی تھیں؟ کیا اسیران کربلا پر آفتوں کے پہاڑ نہیں ٹوٹے تھے کیا معاذ اللہ کربلا والی عصمت مآب بیبیوں نے پردہ ترک کیا تھا؟

آج کی عورت سمجھتی ہے کہ اس کے ساتھ بڑا ظالمانہ سلوک کیا گیا ہے (معاذ اللہ) کہ اسے گھر میں مقید کردیا اور برقعہ پہنا کر اسے ایک کارٹون بنادیا ہے۔لیکن خواتین کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ پردے کا یہ حکم ہمیں علماء نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ اللہ عزوجل نے قرآنِ کریم میں نازل فرمایا اور ہمارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے احادیثِ مبارکہ کے ذریعے اِسکی تفصیل وترغیب بیان فرمائی اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم فرماتے ہی ازواجِ مطہرات اور صحابیات (رضی اللہ تعالیٰ

عنہن) فوراً ختی سے اس حکم پر عمل پیرا ہو گئیں تو کیا وہ ازواجِ طہرات اور صحابیات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) عورتیں نہیں تھیں؟ ان کے جذبات واحساسات خواہشات نہیں تھیں لیکن دیکھیے انہوں نے اپنے رب عزوجل اور اپنے مہربان آقا (ﷺ) کے فرمانِ مبارک پر اپنی تمام خواہشات اپنے جذبات احساسات سب کچھ قربان کر دیئے کہ ان کے نزدیک اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) کی خوشنودی ورضا ہی سب کچھ تھے۔

اسی طرح اگر آج ہمارے دلوں میں بھی اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) کی محبت پیدا ہو جائے اور یہ عقیدہ وایمان ہو جائے کہ رسول (ﷺ) نے عورتوں کے لئے جو طریقہ حجاب تعلیم فرمایا ہے وہی برحق ہے تو پھر یقین کریں دل میں کسی کے طعنوں اور مذاق اڑانے کا اندیشہ نہیں رہے گا کوئی کارٹون سمجھے سمجھتا رہے دقیانوسی کہے کہتا رہے طعنے دے دیا کرے یہ بھی تو سوچیے کہ ان حالات کا شکار تو اللہ عزوجل کے محبوب بندے ہوا ہی کرتے ہیں ان طعنوں کا شکار تو اللہ عزوجل کے مقرب بندے ہوا ہی کرتے ہیں یہ تکلیف دہ راستہ تو انبیاء (علیہم السلام) اور ان کے تابعدار امتیوں نے بھی طے کیا یہ راستہ تو اللہ عزوجل کے محبوب (ﷺ) نے بھی طے کیا اور ہم ان کے امتی ہیں ان کے نام لیوا ہیں تو کیا اس بے وفا دنیا اور دنیا والوں کے لئے اپنے مہربان آقا (ﷺ) کا راستہ ترک کر دیں گے کیا آپکے بتائے گئے طریقے کار کو چھوڑ دیں گے کیا دنیا والوں کی چندروزہ خوشی یا اپنی چند لمحوں کی تسکین کی خاطر اللہ عزوجل اور اس کے محبوب (ﷺ) کو ناراض کر دیں گے نہیں ہرگز نہیں تو پھر مہربانی فرما کر اپنی ناتوانی پر ترس کھائیں اور اپنے کمزور وجود کو جہنم کے عذاب سے بچانے کی خاطر پردہ اختیار کریں ازواج مطہرات اور صحابیات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کا راستہ اختیار کریں کہ یہی نجات وامن کا راستہ ہے طعنے دینے والوں اور مذاق اڑانے والوں

کی ہرگز ہرگز پرواہ نہ کریں کہ یہ دنیا کی زندگی چندروزہ ہے طعنے دینے والے مذاق اڑانے والے کتنے دن مذاق اڑائیں گے جس دن آنکھ بند ہوگی سب معلوم ہوجائے گا کہ مذاق اڑانے والے' طعنہ زنی کرنے والے فائدہ میں رہے یا جن کا مذاق اڑایا جاتا تھا وہ فائدہ میں رہے اور کامیاب ہوئے چنانچہ اللہ عزوجل اور اسکے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے راستے پر چلتی چلی جائیں انشاء اللہ دنیا وآخرت قبر وحشر ہر جگہ فلاح وکامیابی نجات دامن آپکے قدم چومیں گے۔

☆......☆......☆......☆......☆

عورت کے لباس کا بیان

دینِ اسلام نے عورت کو حیاوشرم کی تعلیم دی ہے اور ایسے لباس کو پہننے سے سخت منع فرمایا ہے جو اس کی حیاوشرم کے منافی ہو اور جس کو پہننے سے پردہ کا مقصد فوت ہو جاتا ہے یعنی پہننا نہ پہننا برابر ہو جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کردہ حدیثِ مبارکہ میں آتا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

''دوزخیوں کی ایک جماعت ایسی عورتوں کی ہوگی جو کپڑے پہنے ہوئے ہونگی (مگر اس کے باوجود) ننگی ہونگی یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہونگی اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی اور اس میں شک نہیں کہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے سونگھی جاتی ہے۔''
(بخاری و مسلم شریف)

اس حدیثِ مبارکہ کے ذریعے معلوم ہوا کہ عورت ایسا لباس پہنے جس سے بدن نظر نہ آئے یعنی آستین پوری ہوں گلا یا گریبان ایسا ہو کہ آگے یا پیچھے کا کچھ حصہ بھی کھلا نہ رہے شلوار وغیرہ بھی ایسی پہنیں کہ جس سے ران یا پنڈلی وغیرہ نمایاں نہ ہو اور لباس نہ ہی اتنا چست ہو کہ عورت کے جسمانی خدوخال نمایاں ہوں اور عورتیں سروں پر ایسا دوپٹہ اوڑھیں جن سے ان کے بال نظر نہ آئیں یہاں تک کہ بالوں کی سیاہی بھی ظاہر نہ ہو اور اگر نامحرم مردوں کے آنے کا اندیشہ ہو تو موٹے دوپٹے یا نقاب سے اپنے چہروں کو بھی چھپالیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں کہ

''اللہ عزوجل اُن عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے اسلام کے ابتدائی دور

میں (مکہ سے مدینہ کو) ہجرت کی جب اللہ عزوجل نے حکم نازل فرمایا

''وَلۡيَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوۡبِهِنَّ''

''توانہوں نے اپنی موٹی سی چادروں کو کاٹ کر دوپٹے بنالیئے'' (سنن ابوداؤد ص ۲۱۱)

اس طرح حضرت وحید بن خلیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیان ہے کہ

''رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں مصر کے باریک کپڑے حاضر کئے گئے ان میں سے ایک کپڑا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے عنایت فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے اپنا کرتہ بنالینا اور دوسرا ٹکڑا اپنی بیوی کو دے دینا جس کا وہ دوپٹہ بنالے گی اور ارشاد فرمایا کہ اپنی بیوی کو بتادینا کہ اس کے نیچے کوئی کپڑا (استر) لگالے (جس سے اس کی باریکی کی تلافی ہو جائے جو اس کے سر وغیرہ کو چھپائے رہے۔''

(ابوداؤد شریف)

ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ

''حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی خدمت میں ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی صاحبزادی حضرت حفصہ پہنچ گئیں اس وقت حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے باریک دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے اسے لے کر پھاڑ دیا اور اپنے پاس سے موٹا دوپٹہ اوڑھا دیا۔'' (موطا امام مالک)

مذکورہ بالا تمام احادیثِ مبارکہ وروایات سے معلوم ہوا کہ عورت کو چاہئے کہ وہ باریک دوپٹہ جس سے سر اور دیگر اعضاء مثلاً کان گلہ سینہ وغیرہ نظر آئے اوڑھنے سے اجتناب کرے اور موٹے کپڑے کا دوپٹہ یا چادر استعمال کرے۔

زمانہ جاہلیت میں عورتیں دوپٹے اس طرح اوڑھا کرتی تھیں کہ ان کے سر گلے
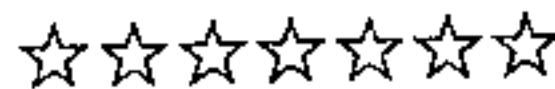
اور سینے وغیرہ دوپٹہ اوڑھنے کے باوجود ظاہر ہوتے تھے چنانچہ اللہ عزوجل کا حکم نازل ہوا:

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ

تو اس حکمِ ربانی کو سنتے ہی تمام صحابیات نے اپنی موٹی چادروں کو کاٹ کر دوپٹے بنالیئے تا کہ حکم ربانی کے مطابق سر سینے گلے وغیرہ ظاہر نہ ہوسکیں اور چونکہ باریک کپڑے سے اس حکم پر عمل نہیں ہوسکتا تھا کہ باریک کپڑا جسمانی اعضاء کو چھپانے سے قاصر ہے اس لئے صحابیات نے موٹی چادروں کے دوپٹے بنا کر اوڑھنا شروع کر دیئے۔

ایسے باریک کپڑے جن سے عورت کے بدن کی رنگت یا اعضاء ظاہر ہوں ایسے کپڑوں سے نماز بھی نہیں ہوتی کہ عورت کی نماز کے لئے شرط ہے کہ اس کے چہرے، گٹوں تک دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کے علاوہ پورا جسم موٹے کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو کہ جس سے کلائیاں، ٹخنے، بالوں کی سیاہی، کان، گردن غرض تمام جسم چھپا ہوا ہو۔

عہد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ازواجِ مطہرات وصحابیات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) بڑی بڑی چادریں استعمال کرتی تھیں اور وہ چادروں سے سر سے لے کر پاؤں تک خود کو چھپالیتی تھیں آج کی عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ وہ ڈھلیے ڈھالے لباس پہنیں کہ بال وبدن ڈھکے ہوئے ہوں اور انکی رنگت وخدخال ظاہر نہ ہونے پائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

آج کی عورت کا لباس

جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ میں رسول اللہ (ﷺ) نے پیشین گوئی ارشاد فرمائی تھی کہ ایسی عورتیں ہونگی جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہونگی یعنی ان کا لباس اس قدر چست وباریک ہوگا کہ جسمانی اعضاء کے نشیب وفراز اور جسمانی رنگت کپڑے پہننے کہ باوجود نمایاں ظاہر ہوگی اس حدیثِ مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ لباس کی تراش خراش اس طرح ہوگی کہ جسم کے بیشتر حصے جنھیں چھپانا عورت کے لئے فرض ہے وہ اعضاء لباس سے باہر ہونگے۔

مخبرِ صادق (ﷺ) کی پیشین گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی افسوس کہ آج کی عورت اپنے لباس کے بارے میں اس قدر بے پرواہ ہے کہ اس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسولِ اکرم (ﷺ) کے تمام تر احکامات وارشادات کو پسِ پشت ڈال دیا اور شرم وحیا کی چادر کو ایک طرف اتار کر رکھ دیا ہے۔غور سے سنیئے شب معراج حضورِ اکرم (ﷺ) نے ایک عورت کو ملاحظہ فرمایا جو بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ اس طرح کھول رہا تھا جیسے پتیلی کھولتی ہے عرض کیا گیا کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چھپاتی تھی۔ (ملخص از درۃ الناصحین)

آج عورت کے لباس کا یہ حال ہے کہ ننگا سر سینہ کھلا ہوا گلا کھلا ہوا بازو کھلے ہوئے صحابیات نے تو موٹی موٹی چادروں کو کاٹ کر دوپٹے بنالئے مگر آج کی عورت کا یہ حال ہے کہ گرمی کا بہانہ بنا کر باریک لباس ودوپٹے کو اپنے لئے جائز بنالیا اور اسی باریک لباس کے ساتھ بازاروں گلیوں، کوچوں، شاپنگ سینٹرز اور تفریح گاہوں پر گھومتی پھرتی نظر آتی ہے ہزاروں مردوں کی بھیڑ میں بے پردہ ننگے سر چست وادھورے لباس

میں بلا جھجک و بلا دھڑک گھسی چلی آتی ہے جیسے یہ غیر مرد اس کے اپنے سگے ہیں اور یہ ان کے خود ساختہ سگے مرد ان کے کھلے بازوؤں کھلی گردن اور سینوں پر ان کے لہراتے بالوں کو ان کی پنڈلیوں رانوں کو گندی نگاہوں سے تکتے رہتے ہیں اور عورت اس پر پھولی نہیں سماتی کہ اس کے حسن نے سب کو مائل کرلیا۔

یہی نہیں بلکہ جو خواتین برقعہ استعمال کرتی بھی ہیں تو نقاب اس قدر باریک ہوتا ہے کہ چہرے کا حسن اور نمایاں ہو جاتا ہے یا نقاب اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ دونوں طرف کے رخسار نظر آتے ہیں اور برقعہ اس قدر چست اور نفیس کپڑے کا ہوتا ہے کہ خود برقعہ ہی بجائے پردے کے کشش کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

آج کل عورتوں میں ساڑھی کا رواج بہت ہی عام ہو گیا ہے کہ اس کا بلاؤز اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ ناف پر بلکہ اس سے بھی پہلے ختم ہو جاتا ہے اور پوری کمر اور پیٹ صاف دعوت نظارا دیتے ہیں اور افسوس کا مقام یہ کہ اس لباس کو معاشرے میں بڑا ہی معزز سمجھا جاتا ہے جوان تو جوان بوڑھیاں بھی بڑے فخر سے اسے زیب تن کرتی ہیں شلوار قمیص پہنتی ہیں تو قمیص کی آستین یا تو ہوتی ہی نہیں یا پھر اس قدر کوتاہ کہ نہ ہونے کے برابر شلوار اس قدر اُونچی کہ ٹخنے تو ٹخنے پنڈلیاں بھی ظاہر ہوتی ہیں اور گلا اس قدر بڑا کہ سینہ بھی نظر آتا ہے۔

یاد رکھئے کہ ایسا لباس پہننا عورت کے لئے حرام ہے یہاں تک کہ ایسے لباس سے نماز بھی نہیں ہوتی دنیا کے رواج اور اسکے فیشن کو نہ دیکھئے بلکہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بتائے گئے طریقے کو دیکھیں کہ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ایسے لباس زیب تن کرنے والی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی اس کی خوشبو سونگھ سکیں گی یہ محرومی نہیں تو اور کیا ہے کہ چند روزہ زندگی کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کی جنت سے ہاتھ دھو لیے جائیں۔

یاد رکھیں جو دنیا میں اللہ عزوجل کے رسول (ﷺ) کے بتائے گئے طریقے کے مطابق لباس اپنائے گا انشاء اللہ عزوجل جنت کے عمدہ کپڑے پہننا اسے نصیب ہونگے۔

ایسا لباس جو ستر پوشی کا کام دینے کے بجائے جسم کو اور زیادہ نمایاں کرے اللہ عزوجل کی ناراضگی اور جہنم میں داخلے کا سبب بنے گا دین اسلام نے عورت کا حسن اس کی شرم وحیا میں رکھا ہے اور عورت کا حسن نمایاں ہونے میں نہیں بلکہ خود کو چھپا کر رکھنے میں ہے اور یہی اللہ عزوجل اور اس کے رسولِ اکرم (ﷺ) کی رضا و خوشنودی اور حصولِ جنت کا سبب بھی ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

عورت کی زینت و آرائش کا بیان

حضرت سیدنا ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ''دوزخیوں کی ایک جماعت ایسی عورتوں کی ہوگی جو کپڑے پہنے ہوئے ہونگی (مگر اس کے باوجود) ننگی ہونگی (مردوں کو) مائل کرنے والی اور (خود ان کی طرف) مائل ہونے والی ہونگی ان کے سر خوب بڑے بڑے اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہونگے جو جھکے ہوئے ہونگے یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہونگی اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حدیث مبارکہ کے بالائی حصے کا بیان پچھلے باب میں تفصیلی ہو چکا اب ہم حدیث مبارکہ کے باقی حصہ پر روشنی ڈالتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ''کہ عورتیں غیر مردوں کو اپنی زیب و زینت سے مائل کریں گی اور خود بھی ان کی طرف مائل ہونگی یعنی غیر مردوں کا دل اپنی آرائش سے لبھانا مقصود ہوگا اور اپنے سروں کو جو دوپٹے سے خالی ہونگے مٹکا کر چلیں گی جس طرح اونٹ کی پشت کا بالائی حصہ اسے کوہان کہتے ہیں تیز رفتاری کے وقت زمین کی طرف جھکا کرتا ہے ان کے سروں کو اونٹ کے کوہان سے تشبیہ دے کر یہ فرمایا کہ وہ عورتیں بالوں کو پُھلا پُھلا کر اپنے سروں کو موٹا کریں گی۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ! عورت کی ایسی زیب و زینت جو مردوں کو مائل کرے عورت کے لئے حرام اور جہنم میں داخلے کا سبب ہے اسی سلسلے میں ایک عبرت انگیز واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔

''غالباً شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ کا آخری جمعہ تھا کہ رات کو کورنگی میں منعقد ہونے

والے عظیم الشان سنتوں بھرے دعوتِ اسلامی کے اجتماع میں ایک نوجوان نے امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری (دامت برکاتہم العالیہ) کو یہ حلفیہ بیان دیا کہ میرے عزیز کی جوان بیٹی فوت ہوگئی جب ہم تدفین سے فارغ ہوکر پلٹے تو مرحومہ کے والد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہم کاغذات تھے غلطی سے میت کے ساتھ قبر میں ہی دفن ہوگیا ہے چنانچہ بامر مجبوری ہم نے جاکر دوبارہ قبر کھودنی شروع کی جوں ہی ہم نے قبر سے سل ہٹائی خوف کے مارے ہمارے چیخیں نکل گئیں کیونکہ جس لڑکی کو ابھی ابھی ہم نے صاف ستھرے کفن میں لپیٹ کر سلایا تھا وہ کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی تھی اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی اس کی سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی تھیں اور وہ کئی چھوٹے چھوٹے خوفناک جانورا اس سے چمٹے ہوئے تھے یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خوف کے مارے ہماری گھگی بندھ گئی اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر جوں توں مٹی پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے گھر آ کر میں نے عزیزوں سے اس لڑکی کا جرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ یہ عام لڑکیوں کے طرح فیشن ایبل تھی اور پردہ نہیں کرتی تھی ابھی انتقال سے چندروز پہلے اس نے رشتہ داروں کی شادی میں فیشن کے بال کٹوا کر بن سنور کر بے پردہ ہوکر شرکت کی تھی۔" (رسائل عطاریہ)

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ۱۹۸۶ء کے اخبار جنگ میں مذکورہ تھا کسی دکھیاری ماں نے اخبار میں یہ بیان دیا تھا کہ:

"میری سب سے بڑی لڑکی کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے اُسے دفن کرنے کے لیئے جب قبر کھودی گئی تو دیکھتے ہی دیکھتے اس میں پچاس ساٹھ سانپ جمع ہوگئے دوسری قبر کھدوائی گئی اس میں بھی وہی سانپ آکر کنڈلی مار کر بیٹھ گئے پھر قبر تیار کی اس میں اُن دونوں قبروں سے زیادہ سانپ تھے سب لوگوں پر دہشت سوار تھی وقت بھی کافی گزر چ

تھاناچار باہم مشورہ کر کے میری بیٹی کوسانپوں بھری قبر میں دفن کر کے لوگ دور ہی سے مٹی پھینک کر چلے گئے میری بیٹی کے اباجان کی قبرستان سے گھر آنے کے بعد حالت بہت خراب ہوگئی اور وہ خوف کے مارے بار بار اپنی گردن جھٹکتے تھے۔

میری بیٹی یوں تو نماز روزے کی پابند تھی مگر وہ فیشن کیا کرتی تھی میں اُسے پیار محبت سے سمجھانے کی کوشش کرتی تھی مگر وہ اپنی آخرت کی بھلائی کی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے الٹا مجھ پر بگڑ جاتی اور مجھے زلیل کر دیتی تھی افسوس! میری کوئی بات میری ماڈرن نادان بیٹی کی سمجھ میں نہ آئی۔ (رسائل عطاریہ)

اِن دونوں عبرت انگیز واقعات سے معلوم ہوا کہ جو عورتیں ناجائز زیب و زینت اختیار کرتی ہیں اللہ عزوجل اُن سے ناراض ہو جاتا ہے اور پھر قبر و حشر کے خوفناک عذاب اس کے منتظر ہوتے ہیں جیسا کہ حدیثِ مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ سرکارِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

''میں نے کچھ لوگ ایسے دیکھے جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں بتایا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت حاصل کیا کرتے تھے اور میں نے ایک گڑھا بھی دیکھا جس میں سے چیخ و پکار کی آواز آرہی تھیں مجھے بتا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو ناجائز اشیاء سے زینت کیا کرتی تھیں۔'' (شرح الصدور)

یہی نہیں بلکہ شبِ معراج حضورِ تاجدارِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک عورت کو ملاحظہ فرمایا: ''جس کا جسم آگ کی قینچی سے کاٹا جارہا تھا عرض کیا گیا یہ عورت اپنا جسم اور زینت غیر مردوں پر ظاہر کرتی تھی۔'' (ملخص از درۃ الناصحین)

حضرت ابوموسیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:

"کوئی عورت جب عطر لگا کر (مردوں کی) مجلس کے قریب سے گزرے تو

ایسی ویسی ہے یعنی زنا کار ہے" (مشکوٰۃ ص ۱۹۶، ابوداؤد، ترمذی)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کا خوشبو لگا کر باہر نکلنا اگرچہ پردہ کے اندر ہو شریعت میں اس قدر ناپسند ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ایسا کرنے والی عورتوں کو زنا کار فرمایا چنانچہ چاہیئے کہ عورت خواہ گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو خوشبو استعمال نہ کرے۔

جیسا کہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے روایت کیا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا "عورتوں کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ نظر آرہا ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو (یعنی بہت معمولی خوشبو آرہی ہو)۔

یعنی عورتیں ایسی خوشبو استعمال کریں کہ جس کا رنگ ظاہر ہو جائے مگر خوشبو اتنی کم ہو کہ خود اپنی ناک تک پہنچ سکے مثلاً مہندی وغیرہ کیونکہ تیز خوشبو لگانا عورت کے لئے شریعت میں ناپسند ہے اور عورت گناہ گار ہوگی چنانچہ عورت کو چاہئے کہ عطر وغیرہ سے اجتناب کرے۔

اسی طرح شریعت میں عورت کے لئے بجنے والے زیورات پہننے کی مخالفت آئی ہے اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

"ولایضربن بار جلبھن لیعلم مایخفن من زینتھن."

ترجمہ: "اور زمین پہ پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار۔"

(سورۃ نور ع ۲۴ آیت ۳۱)

مذکورہ بالا آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے بجنے والا زیور ممنوع ہے کہ یہ بھی بے پردگی کی ایک قسم ہے کہ زیور کی آواز غیر مرد کو متوجہ کرے گی ایسا زیور جس میں بجنے والی چیز نہ ہو مگر زیور آپس میں ایک دوسرے سے مل کر بجتا ہو جیسے چوڑیاں وغیرہ

شریعت میں عورت کے لئے ایسے زیور کو مخفی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے کہ جان بوجھ کر زور زور سے ہاتھ مارے گی تو چوڑیاں بجیں گی اور غیر مرد اس آواز پر متوجہ ہوگا لہٰذا یہ بھی بے پردگی کے زمرے میں آتا ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا چاہیے۔ حضرت بناز (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں کہ: ''میں حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس حاضر تھی اس وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک عورت ایک لڑکی کو ہمراہ لئے حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس اندر آنے لگی وہ لڑکی جھانجھر پہنے ہوئے تھی جن سے آواز آرہی تھی حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا کہ جب تک اس کے جھانجھر نہ کاٹے جائیں میرے پاس اسے ہرگز نہ لانا کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے سنا ہے کہ جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

(مشکوٰۃ ص ۳۷۹ از ابوداؤد)

ایک اور حدیثِ مبارکہ ہے: ''گھنٹیاں شیطان کے باجے ہیں اور ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔''
(المشکوٰۃ)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بجنے والا زیور، دراصل شیطان کو پسند ہے اور شیطان ہر بجنے والے زیور کے ساتھ ہوتا ہے اور جس میں شیطان شامل ہو جائے وہ چیز فتنے سے خارج نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ بجنے والے زیور سے رحمت کے فرشتے دور اور شیطان قریب ہوتا ہے اسی لئے مسلمان عورت کو چاہیے کہ وہ ایسے زیورات استعمال نہ کرے جو شیطان کو پسند ہو اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) کو ناپسند ہوں۔

حضرت ابن ملیکہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (تابعی) کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کسی نے عرض کیا کہ ایک عورت (مردانہ) جوتا پہنتی ہے حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے

رسول (ﷺ) نے ایسی عورت پر لعنت کی ہے جو مردوں کے طور طریقے اختیار کرے۔"

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ:

"رسول اللہ (ﷺ) نے ایسی عورت پر لعنت کی جو مرد کا لباس پہنے۔" (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ:

"نبی کریم (ﷺ) نے لعنت کی اُن عورتوں پر جو شکل وصورت میں مردانہ پن اختیار کریں اور ارشاد فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔" (بخاری شریف)

مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت ایسی زیب وزینت اختیار نہیں کرسکتی جس میں مردانہ وضع قطع شامل ہو۔ رسولِ اکرم (ﷺ) کو ایسی عورتیں سخت ناپسند ہیں جو دنیاوی آرائش وجمال کے لئے مردانہ لباس یا مردانہ جوتے یا مردانہ چال ڈھال اختیار کریں یہی وجہ ہے کہ اس ناپسندیدگی کے باعث آپ (ﷺ) نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ اور یہی نہیں بلکہ ایسی عورتوں کو گھر میں داخل ہونے سے بھی منع فرمایا جیسا کہ حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ایسی عورتوں کو گھروں سے نکال دو۔

حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: "**لعن اللہ الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمته۔**"

"خدا کی لعنت ہو اس عورت پر (جو بالوں کو لمبا یا پھولا ہوا بنانے کے لئے دوسرے کسی مرد یا عورت کے بال) اپنے بالوں میں یا کسی اور کے بالوں میں ملا لے اور اس عورت پر بھی خدا کی لعنت ہو جو کسی عورت سے کہے کہ دوسروں کے بال میرے بالوں

میں ملادے اور فرمایا خدا کی لعنت ہو اس عورت پر جو گودنے والی اور گدوانے والی ہو۔"

(بخاری و مسلم)

اسی طرح کی ایک اور روایت ہے کہ: "حضرت ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا اللہ عزوجل کی لعنت ہو گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اوران عورتوں پر جو ابرو کے بال نوچتی ہیں تاکہ بھنویں باریک ہو جائیں خدا کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو حسن کے لئے دانتوں کے درمیان کشادگی کراتی جو اللہ عزوجل کی خلقت کو بدلنے والی ہیں۔"

(بخاری شریف)

مذکورہ بالا احادیثِ مبارکہ وروایات سے باتیں سامنے آئیں کہ عورتوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ زیب و زینت کے لئے کسی مرد یا عورت کے بال اپنے بالوں میں ملا کر لگائے تاکہ اس کے بال گھنے پھولے ہوئے اور لمبے حسین معلوم ہوں یا ایسی عورتیں جو دوسری عورتوں کے بالوں میں کسی کے بال ملائیں دونوں کے لئے ایسی ناجائز زینت اختیار کرنا شریعت میں ممنوع ہے بلکہ ایسی عورتوں پر رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لعنت فرمائی یہی نہیں بلکہ سوئی وغیرہ سے جسم گود کر اس میں سرمہ یا نیل بھر کر جانوروں یا دیگر چیزوں کی تصویریں بنائی جاتی ہیں شریعت میں ایسی عورتوں پر بھی لعنت آتی ہے جو یہ کام کرتی ہیں یا کرواتی ہیں اس کا شمار بھی ناجائز زینت میں ہوتا ہے۔

اسکے علاوہ حسن کے لئے بھنوؤں کے بال نوچنا یا زیبائش کے لئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنا بھی ناجائز اشیاء زینت میں آتا ہے شریعت میں ناپسند اور ایسی عورتیں مستحقِ لعنت ہیں۔ البتہ شوہر والی عورت بقدرِ ضرورت جائز اشیاء سے اپنے شوہر کے لئے سنگھار کرسکتی ہے بلکہ اس کا یہ عمل چونکہ شوہر کی رضا و خوشنودی کے لئے ہے اس لئے باعث اجروثواب ہے۔

آج کی عورت کی زینت

مذکورہ بالا واقعات' حدیث و روایات سے معلوم ہوا کہ شریعت میں بقدر ضرورت بناؤ سنگھار جائز ہے لیکن شرط یہی ہے کہ ناجائز اشیاء سے زینت اختیار نہ کی جائے اور اس میں غیر مردوں کو مائل کرنے دکھاوے یا خودنمائی کا جذبہ ہرگز ہرگز کارفرما نہ ہو۔ بلکہ یہ زیب و زینت اصول شریعت کے مطابق ہو مگر افسوس آج جس طرف دیکھئے فیشن کی وباء نے ہر عورت کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے جوان ہو یا بوڑھی ہر کسی کو خوب سے خوب تر نظر آنے کی تمنا ہے۔ خوشبو کا استعمال عورتوں میں اس قدر جڑ پکڑ گیا ہے کہ بغیر خوشبو کے عورت کا گھر باہر نکلنے کا تصور ہی نہیں بلکہ جو عورتیں خوشبو نہ لگاتی ہوں ایسی عورتوں کے قریب بھی بیٹھنا پسند نہیں پسند کرتیں اور پھر یہی نہیں بلکہ عطر و خوشبو میں شاپنگ سینٹرز' گلیوں' بازاروں' کالجوں' ہسپتالوں' تفریح گاہوں غرض ہر جگہ غیر مردوں کو مائل کرتی ان کے درمیان رہ کر اپنے خوشبو دار وجود کا احساس دلا کر انھیں اپنی طرف ملتفت کرتی ہیں۔

مزید ستم یہ کہ عورتیں اب عورتوں کی نہیں بلکہ مردانہ وضع قطع میں نظر آنا پسند کرتی ہیں اور آج کل کا یہ فیشن عورتوں لڑکیوں میں رکریز کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے لڑکیاں لڑکوں کے لباس و جوتے چال ڈھال اور دیگر ذریعوں سے لڑکا ہی نظر آتی ہیں کچھ نہیں تو بوائے کٹ بال کٹوا کر اپنی نسوانیت کو ہی بھول جاتی ہیں اور مردانہ وضع قطع اختیار کرنے میں نہایت فخر محسوس کرتی ہیں عورتوں میں زنانہ پن مفقود ہو چکا ہے اور یہ سمجھتی ہیں کہ ہم زمانے کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں اور بہت ترقی کر چکے ہیں کوئی انھیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکامات و ارشادات سنائے تو طرح طرح کے حیلے

بہانے کرنے لگی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے ہمارا تو سارا خاندان ہی ماڈرن ہے ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا خاندانی رسم ورواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے خاندان والوں کو کیسے Face کرونگی اور بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہمارا سارا خاندان تعلیم یافتہ ہے سادہ اور باپردہ لڑکی کیلیے ہمارے گھر کوئی رشتہ نہیں بھیجتا اور اصل چیز تو دل کا پردہ ہے نظر میں پردہ ہونا چاہیے ہماری نیت تو صاف ہے وغیرہ وغیرہ۔

افسوس کہ یہ نادان عورتیں نہیں جانتیں کہ جسے وہ ترقی سمجھ رہی ہیں وہ ان کا زوال ہے جس پر اللہ عزوجل اور اس کا رسول (ﷺ) لعنت فرمادیں وہ دنیا ہو یا آخرت کہیں بھی سرخرو نہیں ہوسکتی۔ یہ نادان عورتیں یہ نہیں سوچتیں کہ خاندانی رسم ورواج یا دنیادی مجبوریاں آپ کو عذابِ قبرو جہنم سے نجات دلا دیں گی؟ کیا آپ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں خودساختہ جھوٹی مجبوریاں بیان کر کے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائنگی اگر واقعی نہیں تو پھر جلدی جلدی اس بے ہودہ فیشن پرستی اور بے پردگی سے توبہ کر لیجئے کہ نجانے کب موت آپہنچے اور اس فیشن پرستی و بے پردگی کے سبب کیڑے مکوڑوں سے لبریز قبر میں اترنا پڑے مگر افسوس کہ آج کل عورتیں اسکول اور کالجوں میں پڑھنے کے لئے وہ وقت و پسینہ خوب لٹاتی ہیں مگر علمِ قرآن وحدیث کی طرف ذرا توجہ نہیں دیتیں اللہ عزوجل انھیں قرآن وحدیث کے علوم سیکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

(آمین)

☆......☆......☆......☆......☆

حفاظتِ نظر کابیان

اللہ عزوجل قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے

"وقُل للمُؤ مِنٰت یغضض من ابصار ھن ویحفظن"

ترجمہ:۔اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (سورۃ نور ع ۴)

مذکورہ بالا آیاتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ عورت کو مرد کی طرف یا مرد کو عورت کی طرف مائل کرنے کا سب سے بڑا زریعہ "نظر" ہے یہی وجہ ہے قرآنِ پاک میں نگاہوں کو نیچا رکھنے کا حکم دیا گیا۔

جیسا کہ حضرت جریر بن عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا

"یارسول اللہ (عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم) اگر اچانک (نامحرم پر) نظر پڑ جائے تو اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ حضورِ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اُسی وقت نظر پھیر لو۔" (مسلم شریف)

"اسی طرح ایک مرتبہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پہلی نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈالو کیونکہ پہلی نظر پر تجھے گناہ نہ ہوگا (اس لئے کہ وہ بلا اختیار تھی) اور دوسری نظر تیرے لئے حلال نہیں ہے (اس پر پکڑ ہوگی کیونکہ وہ اختیار سے ہے)۔" (مشکوٰۃ شریف)

مذکورہ بالا آیت اور ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مرد وعورت کا بے جا ایک دوسرے پر نظر ڈالنا شریعت میں ممنوع ہے البتہ نادانستہ کسی پر نگاہ پڑ گئی تو گناہ

نہیں جبکہ فوراً ہٹالی جائے لیکن اگر نظر نہ ہٹائی یا دانستہ دوبارہ نظر ڈالی تو ایسا کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت میں عورت کی بے پردگی حرام ہے اور اس کا چہرہ چھپانا ضروری ہے کہ فتنے کی جڑ یہی چہرہ ہوتا ہے لہٰذا عورت کو قصداً وارادۃً نامحرموں کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ کہ بے پردگی بدنظری کا باعث ہوتی ہے لہٰذا حفاظتِ نظر کے احکامات فتنہ وفساد کے سدِ باب کیلئے نازل فرمائے گئے ہیں تاکہ عفت وعصمت کے دشمنوں بدنفس و بدنظروں سے عورت کو بچایا جاسکے۔ عورت کو نیچی نگاہ رکھنے کا حکم بھی اسی لئے دیا گیا کہ نامحرموں پر نظر ڈالنا خود اس کے نفس کیلئے نقصان دہ ہے۔

عہدِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں صحابیات و ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہن) اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بتائے گئے حفاظتِ نظر کے طریقہ کار پر سختی سے عمل فرماتیں۔

چنانچہ جہاں تک ہوسکے عورت کو چاہئے کہ نامحرم پر قصداً نگاہ نہ ڈالے جیسا کہ عہدِ رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا واقعہ ملاحظہ فرمائیے

ام المؤمنین حضرت امِ سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہم دونوں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس تھیں کہ اچانک حضرت عبداللہ ابن امِ مکتوم (نابینا صحابی) سامنے سے آگئے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آنے لگے چونکہ (عبداللہ نابینا تھے اس لئے ہم دونوں نے ان سے پردہ کرنے کا ارادہ نہیں کیا اور اسی طرح اپنی جگہ بیٹھی رہیں) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ ان سے پردہ کر میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ ہم کو تو وہ نہیں دیکھ رہے اس کے جواب میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کیا تم دونوں

(بھی) نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو۔'' (مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد)

غور کیجئے کہ حضرت عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نابینا تھے اور ایک پاکباز صحابی (رضی اللہ عنہ) تھے اور حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دونوں ازواجِ مطہرات کو حکم فرمایا کہ حضرت عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پردہ کریں یعنی ان پر نظر نہ ڈالیں۔ پھر اس لحاظ سے آج کل کی عورتوں کو تو بدرجہ اولیٰ اپنی نظروں کی حفاظت ضروری ہے۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا جائے اس پر بھی۔''

(مشکوٰۃ از بیہقی فی شعب الایمان)

مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ سے معلوم کہ اپنی خوشی واختیار سے جو مرد و عورت ایک دوسرے پر خلاف شریعت نگاہ ڈالیں یا ایسے جسمانی اعضاء کو دیکھیں جس کا دیکھنا دیکھنے والے کے لئے حلال نہ ہو تو دیکھنے والا اور دکھانے والا دونوں لعنت کے مستحق ہیں۔

اسی طرح کوئی عورت بے پردہ بازار یا تفریح گاہ وغیرہ گئی اور مردوں نے اس کی طرف قصداً نگاہ کی تو مرد و عورت دونوں حدیث مبارکہ کے مطابق لعنت کے مستحق ہوئے یا پھر کوئی عورت قصداً گھر کی دروازے وغیرہ سے باہر جھانک کر غیر مردوں پر نگاہ ڈالتی ہے تو فرمانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق لعنت کی مستحق ہے یا پھر گھر کے اندر کوئی نامحرم رشتہ دار یا مہمان آئے اور عورت اُسے دیکھے تو اپنی بدنظری کے سبب وہ عورت مستحق لعنت ہوگی۔ اور یہی نہیں بلکہ گھر کے محرم مردوں کے جسم کے وہ حصے جو ستر میں داخل ہیں اُن پر عورت قصداً نگاہ ڈالے تو بھی لعنت کی مستحق ہے یہاں تک کہ عورت عورت کے ستر کے حصے کو بھی بلا عذرِ شرعی نہیں دیکھ سکتی کہ جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے

''کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔'' (مسلم شریف)

یعنی عورت کا عورت سے بھی پردہ ہے کہ عورت کے سامنے ناف سے لے کر گھٹنوں تک کا حصہ کھولنا حرام ہے لہٰذا قصداً ایسا کرنے والی یا دیکھنے والی سخت گناہ گار ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ: ''ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ہم مجلس (ملاقات کرنے) ہونے کے بعد اپنے شوہر کے سامنے اس دوسری عورت کا پورا پورا حال (ناک نقشہ حسن و جمال وغیرہ) اس طرح بیان نہ کرے کہ جیسے وہ اس عورت کو دیکھ رہا ہے۔''
(بخاری و مسلم شریف)

غور فرمایئے کہ شریعت میں نظر کی حفاظت کی اس قدر اہمیت ہے کہ زبانی تذکرہ جس میں کسی نامحرم کے نقش و نگار یا حسن کا ایسا نقشہ کھینچا جائے جس سے کسی غیر مرد کی آنکھ تصور میں اس عورت کو دیکھ لے بیان کرنا شریعت میں ممنوع ہے۔

یعنی اپنے کسی بھی محرم کے سامنے کسی غیر عورت کے اس کے احوال اور اس کے خدوخال چال ڈھال بول چال کا ایسا نقشہ ہرگز نہ بیان کیا جائے کہ جس سے ذہن میں عورت کی شبیہ آ جائے کہ یہ بھی بدنظری کے زمرے میں آتا ہے کہ جیسے کسی کو سامنے دیکھ کر طبیعت اس کی طرف مائل ہو جاتی ہے ایسے ہی بغیر دیکھے حسن و جمال کا حال سن کر دل میں اُسے دیکھنے اور اس سے ملاقات کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے لہٰذا ایسا تذکرہ بھی ممنوع ہے۔

حضرت ابوموسیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ (نظرِ بد ڈالنے والی) ہر آنکھ زناکار ہے۔'' (الترمذی و ابوداؤد)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا:

''آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔''

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نامحرم مرد عورتوں کو دیکھے یا نامحرم عورتیں مردوں کی تانک جھانک کریں ایسے مرد وعورت کی آنکھ زنا کا سبب ہے کہ نامحرم کو دیکھنے سے اس کے پاس جانے کی بات کرنے کی اور تعلقات بڑھانے کی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے جو آگے جا کر زنا کا سبب بنتی ہے لہٰذا حدیث مبارکہ میں زنا کا سبب یعنی بدنگاہی کو بھی زنا قرار دیا ہے معلوم ہوا کہ نامحرم مرد وعورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا بھی زنا ہے لہٰذا حتی الامکان عورت کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ جہاں بدنگاہی کا معمولی سا بھی احتمال ہو وہاں جانے سے گریز کرے تاکہ اللہ عزوجل کی رضا وخوشنودی کو پاسکے۔

☆......☆......☆......☆......☆

آج کی عورت اور حفاظت نظر کا فقدان

اوپر بیان کی گئیں آیاتِ کریمہ واحادیثِ مبارکہ سے خوب واضح ہوگیا کہ بد نظری یا بدنگاہی سبب لعنت ہے اور جس پر اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) لعنت بھیج دیں اس کی دنیا وآخرت دونوں ہی تباہ وبرباد ہوجاتی ہیں مگر افسوس کا مقام ہے کہ آج کل کی عورتیں قرآن وحدیث کی باتیں سننے اور سمجھنے کے لئے تیار ہی نہیں اور اگر تیار ہو بھی جائیں تو عمل کرنے کے لئے تو قطعاً تیار نہیں۔

یہ عورتیں گھر کے برآمدوں، کھڑکیوں اور دروازوں میں سے مردوں کی آمد ورفت والی گلیوں اور بازاروں کے مناظر بڑے شوق سے دیکھتی ہیں اور یہ سوچ رکھتی ہیں کہ ہم تو گھر کے اندر ہیں ہمیں تو کوئی نہیں دیکھ رہا۔

یاد رکھئے مذکورہ بالا آیت کریمہ میں مسلمان عورتوں کو صاف صاف نگاہوں کو نیچے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اب خواہ گھر کے اندر سے دیکھیں یا باہر جا کر دونوں صورتوں میں اس حکم کا اطلاق ہوگا۔

آجکل کی عورتوں کی بدنگاہی کا ایک بہت بڑا ذریعہ شادی بیاہ کی تقریبات اور قبیح و مذموم رسومات ہیں جن میں شریک ہوکر عورتیں بلا جھجک وبلا دھڑک نامحرم مردوں کو تاکتی ہیں اور انھیں بھی دیکھنے کے مواقع بہ رضا ورغبت فراہم کرتی ہیں رخصتی کے وقت دولہا کو سلامی کیلئے یا دیگر رسومات کے لئے گھر کے اندر بلا لیا جاتا ہے اور گھر میں موجود تمام رشتہ دار خواتین و پڑوسنیں گھور گھور کر دلہا کو دیکھتی ہیں یہی نہیں بلکہ اوپر سے نیچے تک پورا جائزہ لیتی ہیں سالیاں اس سے ہنسی مذاق کرتی ہیں کبھی اس کا ہاتھ پکڑ کر نیگ مانگا جاتا ہے تو کبھی اپنے ہاتھوں سے زبردستی اس کے منہ میں مٹھائی یا پان

وغیرہ ڈالا جاتا ہے اور محفل ختم ہونے کے بعد بھی کئی دنوں تک دولہا کی شکل وصورت وجسمانی ساخت پر بڑی بے باکی سے تبصرہ ہوتا ہے۔عورتوں کی عفت وعصمت شرم وحیا نجانے کس کونے میں پڑی رہ گئی ہیں عورتیں جدت پسندی وترقی کے نام پر شریعت کا مذاق اڑاتی ہیں (معاذ اللہ) حالانکہ قرآنِ پاک میں صاف صاف فرمادیا گیا کہ:

''اور رسول (ﷺ) تم کو جو (ہدایت) دیں اُسے قبول کرلو اور جس چیز سے روکیں رک جاؤ۔''

یعنی معلوم ہوا کہ رسول (ﷺ) نے جن کاموں کے کرنے والی عورتوں پر لعنت کی اور قرآن سے بھی ان کاموں کی ممانعت ثابت ہوتی ہو چاہیے کہ ان کاموں سے خود کو روک لیا جائے مگر افسوس تو یہی ہے کہ آج الٹا چلن ہے کہ جن کاموں کے کرنے کا شریعت نے حکم دیا یعنی پردہ وغیرہ اُسے پسِ پُشت ڈال دیا گیا اور جن کاموں سے منع کیا گیا یعنی بدنگاہی وغیرہ اُسے کوئی گناہ تصور ہی نہیں کرتا۔

بدنگاہی کا ایک ذریعہ فلمیں ڈرامے' فٹ بال' ہاکی' کرکٹ میچ وغیرہ بھی عورتیں ان میں کام کرنے والے نامحرموں کو نہ صرف ذوق وشوق سے دیکھتی ہیں بلکہ انہیں اپنا آئیڈیل بھی بنالیتی ہیں ان کی تصویروں کے بڑے بڑے پوسٹرز گھروں دروازوں الماریوں کچن' غرض یہ کہ ہر جگہ سجائے پھرتی ہیں یہاں تک کہ گھر کا کوئی کونہ ایسا نہیں ہوتا جہاں ان کی تصویریں موجود نہ ہوں اور زیادہ تر ان مردوں کی تصویریں قابل اعتراض حالت میں ہوتیں ہیں کہ ستر کا کچھ خیال ہی نہیں رکھا جاتا ہاکی' فٹ بال کے کھلاڑی کہ برہنہ ٹانگیں اور فلموں' ڈراموں کے ہیروز کے برہنہ جسم بھی ان کے سوئے ہوئے ضمیروں کو نہیں جھنجوڑتے کہ اللہ عزوجل اور اسکے رسول اللہ (ﷺ) نے تو دیکھنے والیوں اور دکھانے والوں پر لعنت فرمائی لیکن یہ عورتیں لعنتی ہونے سے بھی نہیں گھبراتیں

بلکہ ایسے برہنہ مردوں کو ان کی تصویروں کو کھلے عام نہ صرف دیکھتی ہیں بلکہ دکھاتی ہیں ان کے نزدیک یہ کوئی گناہ ہی نہیں انھیں اگر تنبیہ کی جائے تو کہتی ہیں کہ ارے زمانہ کہاں سے کہاں نکل گیا یہ بے چارے مولوی ابھی تک وہیں کے وہیں ہیں۔

توان نادان عورتوں سے گزارش ہے کہ یہ احکامات مولوی نے نہیں بلکہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) نے بتائے ہیں نامحرموں پر قصداً نظر ڈالنے والیوں پر لعنت مولوی نے نہیں اللہ عزوجل اور اسکے رسول (ﷺ) نے بھیجی ہے۔ بدنگاہی کرنے والی عورتوں' دکانداروں' سبزی والوں' پڑوسیوں اور دیگر نامحرموں کو بلاخوف وفکر و بلاضرورت دیکھنے والیوں' بازاروں' پارکوں' تفریح گاہوں وغیرہ میں آتے جاتے مردوں کو دیکھنے والیوں کو مولویوں نے نہیں اللہ عزوجل اور اسکے رسول (ﷺ) نے زنا کار قرار دیا ہے۔

لہٰذا اب بھی وقت ہے ہوش کے ناخن لیں کہیں ایسا نہ ہو پانی سر سے اونچا ہو جائے اور کیڑے مکوڑوں سے بھری تاریک قبر مقدر بن جائے۔ (معاذ اللہ)

☆......☆......☆......☆......☆

احتیاجات شرعیہ میں پردہ کا بیان

دینِ اسلام میں عورت کے لئے پردہ ہر حال میں لازم ہے رنج ہو یا خوشی مصیبت ہو یا عافیت تندرستی ہو یا بیماری حالتِ سفر درپیش ہو یا معاملہ میزبانی غرضیکہ ہر معاملۂ میں عورت کے لئے پردہ کا اہتمام فرض ہے درج ذیل وہ احتیاجات شرعیہ بیان کی جارہی جو عورت کو اکثر درپیش ہوتی ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ شریعت نے اس سلسلے میں کیا احکامات نازل فرمائے ہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

دورانِ علاج پردہ کا اہتمام

حضرت ابو سعید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔''

جاننا چاہیئے کہ جس طرح عورت کا مرد سے پردہ ہے اِسی طرح عورت کا عورت سے بھی پردہ ہے یعنی عورت کا عورت کے ناف سے گھٹنے تک کا پردہ ہے کہ یہ حصّہ عورت کا بلا عذر شرعی کسی دوسری عورت کو دیکھانا یا دیکھنا ناجائز ہے۔

زمانہ حمل وغیرہ میں اگر دائی سے پیٹ ملوانا ہو تو ناف سے نیچے کا بدن کھولنا درست نہیں ایسی حالت میں چاہیئے کہ عورت کوئی چادر وغیرہ اس حصّہ پر ڈال لے کہ بلاضرورت کوئی جگہ دائی کو بھی دکھانا جائز نہیں۔

ولادت کے موقعہ پر دائی، نرس یا لیڈی ڈاکٹر کو بقدرِ ضرورت پیدائش کی جگہ دیکھنا جائز ہے باقی جگہ دیکھنا ناجائز ہے۔ اور اسی دورانِ یعنی ولادت کے دوران آس پاس جو عورتیں موجود ہوں چاہے ماں، بہنیں ہی کیوں نہ ہوں ان کو بھی عورت کا ناف سے گھٹنوں تک کا حصّہ دیکھنا ناجائز ہے اور اسی طرح خود مریضہ کو بھی یہ حصّہ بلاضرورت دکھانا ناجائز ہے خواہ اس کی ماں، بہنیں یا بزرگ خواتین ہی کیوں نہ ہوں۔

اگر دائی یا لیڈی ڈاکٹر غیر مسلم ہے تو عورت کو پورا جسم چھپانا لازم ہے کیونکہ کافر عورت کے سامنے مسلمان عورت صرف منہ اور گٹوں تک ہاتھ اور ٹخنوں سے نیچے دونوں پیر کھول سکتی ہے یہاں تک کہ کافر عورت کے سامنے مسلمان عورت کا بال کھولنا بھی درست نہیں۔

البتہ اگر علاج کے لئے مسلمان لیڈی ڈاکٹر موجود نہیں تو کافرہ ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر مرد ڈاکٹر جو کہ مسلمان ہو اس سے علاج کروایا جائے اور اگر وہ بھی نہ ہو تو مجبوراً کافر مرد ڈاکٹر کو اختیار کیا جا سکتا ہے یہ صورت حال بھی دوسری بیماریوں کے علاج کے لئے اختیار کی جا سکتی ہے بچہ کی پیدائش کے لئے نہیں کیونکہ بچہ کی پیدائش کے لئے کافرہ لیڈی ڈاکٹر یا نامحرم مرد ڈاکٹر کو اختیار کرنا قابلِ تسلیم نہیں کیونکہ پہلے بھی بچے دائی کے ذریعے پیدا ہوتے تھے اور اب بھی ہو سکتے ہیں اس لئے بچہ کی پیدائش کے لئے مرد ڈاکٹر سے یا کافرہ لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کرنا احتیاج شرعی نہیں۔ بلکہ اس موقع پر دائی سے کام کروایا جائے۔

عورت کا علاج کے لئے ستر کھولنے کا شرعی حکم یہی ہے کہ معالج کو بس اسی قدر بدن کا حصہ دیکھایا جا سکتا ہے جتنا دیکھنا اسکے لئے ضروری ہے یعنی ''الضرورۃ تقدر بقدر الضرورۃ'' کے شرعی اصول پر عمل کرتے ہوئے علاج کے لئے ستر کھولا جا سکتا ہے۔ مثلاً علاج کے لئے اگر نبض دیکھ کر کام چل سکتا ہے تو معالج کو اس سے زائد حصہ دکھانے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح اگر چہرے پر کوئی زخم وغیرہ دیکھنا ہے تو اس صورت میں بھی پورا چہرہ کھولنا جائز نہیں جتنے حصے پر زخم ہے صرف وہی حصہ ڈاکٹر کو دکھا سکتے ہیں اس کے علاوہ نہیں۔

ڈاکٹر اگر عورت کا محرم ہو تو بھی عورت کو اپنے محرم کو پورا جسم دکھانا ناجائز ہے یعنی اگر پیٹ یا پیٹھ وغیرہ یا سُرین پر کوئی زخم وغیرہ دکھانا ہو تو صرف زخم کا حصہ دکھایا جا سکتا ہے کہ اس سے زائد دیکھنا یا دکھانا گناہ ہے لہٰذا عورت کو چاہئے کہ کوئی پرانا کپڑا پہن کر زخم کے اوپر کے حصہ پر سے کپڑا کاٹ دیا جائے تاکہ جسم کے باقی حصہ پر اسکی نظر نہ پڑے۔

چونکہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ کسی عورت کو عورت کے سامنے بھی کھولنا جائز نہیں اس لئے کولہے وغیرہ کا زخم دکھانے کے لئے مذکورہ بالا طریقہ ہی اختیار کیا جائے۔

البتہ یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ زخم کا جو حصہ مجبوراً ڈاکٹر کو دکھایا جارہا ہے آس پاس کھڑے ہوئے مردوں یا عورتوں یا رشتہ داروں کا دیکھنا اور دکھانا ناجائز ہے صرف ڈاکٹر ہی اس حصے کو دیکھ سکتا ہے البتہ اگر کوئی حصہ ایسا ہے کہ محرم دیکھ سکتا ہے مثلاً ناف سے گھٹنے تک کے علاوہ وہ باقی محرم رشتہ دار اس حصے کو دیکھ سکتے ہیں مثلاً بازو یا گردن وغیرہ کا زخم ہے تو عورت کا محرم جو وہاں موجود ہے وہ اگر اس حصے کو دیکھ لے تو کوئی گناہ نہ ہوگا کہ یہ حصہ محرم کی لئے ستر میں شامل نہیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

علاج کے نام پر عورت کی بے پردگی

آج کل ہمارے معاشرے میں جو کہ اسلامی معاشرہ کہا جاتا ہے لیکن شریعت کے اہم اصول الضرورۃ تقدر بقدر الضرورۃ کا بالکل خیال نہیں رکھتا جاتا بلکہ انتہائی غفلت برتی جاتی ہے کہ شریعت نے تو صاف صاف بتا دیا کہ علاج کے معاملے میں بھی عورت ہرگز ہرگز بے پردگی کو اختیار نہ کرے مگر افسوس کے بے پردگی آج کل عورتوں میں فیشن بن چکی ہے اور جو اس فیشن کو نہ اپنائے دقیانوسی اور جاہل کہلایا جاتا ہے یعنی پردہ آج کل علامت جہالت (معاذ اللہ) تصور کیا جاتا ہے۔

ہسپتال اور کلینک میں جا کر دیکھئے کہ عورتیں کس کس طرح بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہیں اور بالکل انجان بنی رہتی ہیں کہ جیسے پردہ کے احکامات ان کے لئے نہیں بلکہ کسی اور کے لئے نازل کئے گئے ہیں۔

ولادت کے موقعہ پر ہی دیکھئے کہ عورتیں کسطرح بے پردہ پڑی رہتی ہیں مگر مجال ہے جو انہیں کوئی حیا یا لاج آئے۔ شریعت میں تو محرم عورتوں سے بھی ناف سے گھٹنے تک کا حصہ چھپانا لازم ہے مگر افسوس کہ اس موقعہ پر رشتہ دار خواتین جمع ہو جاتی ہیں مریضہ بھی سامنے پڑی رہتی ہے اسے اپنے ستر کا کوئی ہوش نہیں ہوتا اور اگر بے پردگی کا خیال آ بھی جائے تو یہ سوچ کر آرام سے لیٹی رہتی ہے کہ ایسے موقعہ پر تو ایسا ہوتا ہی ہے میں کونسا غلط کر رہی ہوں۔

یہ تو بات ہو رہی تھی اس بے پردگی کی جو عورت کے سامنے ہوتی ہے مگر افسوس کا مقام یہ ہے کہ دوران علاج عورت نامحرم ڈاکٹر کے سامنے بھی آرام سے بے پردہ ہو جاتی ہے کہ اگر ڈاکٹر کے سامنے بے پردہ نہ ہوئی تو موت ہی آ جائیگی حالانکہ

سوچ تو یہ ہونی چاہیے کہ ایسی بے حیائی و بے پردگی سے پہلے ہی موت آ جائے۔

ہمارے اس جدید معاشرے میں اب یہ رواج ہی بن گیا ہے کہ علاج کے لئے مرد ڈاکٹر ہی انتخاب کیا جاتا ہے اس پر مکمل بھروسہ واعتماد ہوتا ہے جیسے لیڈی ڈاکٹر ڈاکٹر ہی نہیں۔ عورتیں کھلے عام بے پردہ حالت میں معمولی معمولی بیماریوں مثلاً کھانسی نزلہ بخار وغیرہ کے لئے بھی مرد ڈاکٹر سے ہی رجوع کرتی ہیں خواہ بچیوں کا علاج مطلوب ہو یا اپنا ہر حالت میں مرد ڈاکٹر ہی پسند آتا ہے۔

حالانکہ جگہ جگہ لیڈی ڈاکٹرز کے کلینک بھی موجود ہیں جو بہت اچھا علاج کرتی ہیں مگر کیا کیا جائے اس فیشن کی مہلک وبا کا کہ دکھائیں گی تو صرف اور صرف مرد ڈاکٹر کو ہی۔

بالفرض اگر قریب میں کوئی لیڈی ڈاکٹر موجود ہے اور مرد ڈاکٹر کہیں دور فاصلے پر موجود ہے تو بھی کرایہ خرچ کر کے ہانپتی کانپتی مرد ڈاکٹر کے پاس پہنچ جاتی ہیں مگر بے چاریوں کو قریب ہی موجود لیڈی ڈاکٹر کا کلینک نظر نہیں آتا۔

یہ حال تو معمولی بیماریوں کا تھا جس میں غیر مرد کے سامنے اپنا گلا، بازو و چہرہ، پنڈلی وغیرہ کھولنے سے ذرا نہیں جھجکتیں۔ اب حال سنئے ولادت کے موقعہ کا کہ دوران حمل یا پیدائش کے وقت بھی آج کل یہ فیشن بن گیا ہے کہ دائیوں یا لیڈی ڈاکٹر کے بجائے مرد ڈاکٹروں کے ذریعے پیدائش کا عمل کروایا جاتا ہے۔ خصوصاً ماڈرن گھرانوں میں تو یہ کوئی عیب یا گناہ تصور ہی نہیں کیا جاتا۔ شریعت میں تو حالانکہ عورت کا عورت سے بھی ناف سے گھٹنے تک کا پردہ لازم ہے عورت ڈاکٹر یا دائی وغیرہ بھی بقدر ضرورت ہی وہ حصہ کھول سکتی ہے باقی کا چھپانا لازم ہے۔ مگر بڑے افسوس کا مقام ہے کہ عورت تو دور کی بات یہاں مرد ڈاکٹر کے بھی سامنے بڑی آسانی سے اپنا ستر کھول دیتی ہے اور

دل کو یہ بہلا وا دیتی ہے کہ علاج بھی تو ضروری ہے۔

حالانکہ شریعت میں تو بتا دیا گیا کہ معمولی بیماری کے لئے بھی سب سے پہلے عورت دائی یا لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کرے وہ میسر نہ ہو سکے تو کافرہ لیڈی ڈاکٹر اس کے بعد بھی اگر ضرورت پیش آئے کہ جس کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہو تو پھر مسلمان مرد ڈاکٹر سے رجوع کرے اور آخر میں کافر مرد ڈاکٹر مگر ہوتا یہ ہے کہ عورت علاج کے لئے سب سے پہلے مرد ڈاکٹر کو ہی رجوع کرتی ہے کوئی بڑی بیماری ہو تو پھر شاید سب کچھ ہی جائز سمجھ لیا جاتا ہے اور بیرون ملک جا کر غیر مسلم ڈاکٹر ز سے رجوع کیا جاتا ہے۔

بچہ کی پیدائش حالانکہ دائی وغیرہ کے ذریعے بھی ہو سکتی ہے جیسے کہ پہلے زمانے میں عورتیں یہ کام دائیوں کے ذریعے کروالیا کرتی تھیں لہٰذا آج بھی دائیوں سے مدد لی جا سکتی ہے چنانچہ دوران حمل اور پیدائش کے لئے شروع ہی سے کسی مرد ڈاکٹر سے رجوع کرنا سخت بے حیائی و بے شرمی کا کام ہے اور شریعت کی کھلی خلاف ورزی اور موجب گناہ ہے۔

دوران حمل یا پیدائش کے لئے ڈاکٹر کو رجوع کیا جائے یا کسی اور عام بیماری کیلئے دوران علاج ڈاکٹر کو جسم کے مختلف حصوں کو نہ صرف دیکھنا بلکہ چھونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ مگر عورتیں نہ کسی مرد کی اپنے جسم پر نگاہ پڑنے میں شرم محسوس کرتی ہیں اور نہ ہاتھ لگانے میں انہیں تو بس علاج کی پرواہ ہوتی ہے خواہ کتنی ہی بے پردگی کا مظاہرہ کرنا پڑے انہیں کوئی غرض نہیں ہوتی۔ اور جب کوئی عاقبت اندیش انہیں سمجھائے تو جھٹ کہہ دیتی ہیں کہ "علاج بھی تو سنت ہے" کوئی ان سے کہے اے نادان عورتوں! یہاں تمہیں فوراً سنت یاد آ گئی جب بے پردگی کرتی پھرتی ہو تو وہاں تمہیں سنت کا کوئی خیال نہیں دیکھو ازواج مطہرات وصحابیات کسطرح مصیبت میں بھی پردے کا اہتمام کیا

کرتی تھیں کہ حدیث میں آتا ہے کہ:

''حضرت ام خلاد (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اپنے چہرے پر نقاب ڈالے بارگاہ رسالت (ﷺ) میں اپنے شہید ہونے والے فرزند کی معلومات حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوئیں کسی نے ان سے کہا ایسی مصیبت و پریشانی میں بھی آپ چہرے پر نقاب ڈال کر آئی ہیں تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا کہ اگر میرا بیٹا جاتا رہا تو کیا ہوا میری حیا تو نہیں گئی۔''

(ابوداؤد شریف)

☆......☆......☆......☆......☆

دورانِ سفر پردے کا اہتمام

وعن ابی هريرة (رضی الله تعالى عنه) قال قال النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) لا یحل لامراة تومن بالله واليوم الآخر ان تسافر میسرة یوم ولیلة لیس معها خرمة۔

(بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ کسی بھی عورت کے لئے جو اللہ عزوجل اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ حلال نہیں ہے کہ محرم کے بغیر ایک دن ایک رات کی مسافت کا سفر کرے" (بخاری ۱۴۸ ج ۱)

مذکور بالا حدیث مبارکہ میں دورانِ سفر عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ ایک دن رات کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے لہٰذا اگر سفر مطلوب ہو تو ہرگز بغیر محرم کہ نہیں جا سکتی محرم کے بغیر کسی نامحرم یعنی ماموں زاد پھوپھی زاد چچازاد خالہ زاد پھپھا خالو بہنوئی وغیرہ جتنے بھی نامحرم مرد ہیں ان کے ساتھ سفر میں نہ جانے کا تاکیدی حکم ہے جیسے ان کے سامنے بے پردہ نہیں آسکتے اسی طرح ان کے ساتھ سفر کی بھی ممانعت ہے۔

شریعت میں دورانِ سفر عورت کا محرم کا ساتھ ہونا دراصل اس لئے لازم ہے کہ دورانِ سفر بہت سے عوارض وحوادث پیش آجاتے ہیں اور عورت کا تنہا ان سے نبٹنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ شریعت نے عورت کے لئے سفر میں محرم کے ہونے کا تاکیدی حکم اس لئے فرمایا ہے کہ عورت دورانِ سفر پیش آنے والے حوادث وعوارض سے محفوظ رہ سکے۔

خصوصاً عورت کی جان و مال عفت وعصمت کی حفاظت کے لئے تاکیدی حکم

نازل ہوا کہ دورانِ سفر بعض اوقات رات بھی آتی ہے اور اسی طرح بعض اوقات سفر کسی دور دراز یا سنسان جگہ پر بھی ہوتا ہے اور ایسی صورتحال میں عفت وعصمت کو خطرہ لاحق ہوتا ہے چنانچہ عورت کا محرم اگر ساتھ ہوگا تو فتنہ انگیزوں اور شر پسندوں کے شر سے عورت محفوظ ہو جائے گی۔

دورانِ سفر عورت کے ساتھ محرم کا ہونا اور نامحرم کا نہ ہونا اس لئے بھی لازم ہے کہ عورت کو کسی بھی قسم کی ذاتی جسمانی احتیاجات یا کوئی مرض وغیرہ بھی پیش آ سکتا ہے اگر محرم ساتھ ہوگا تو عورت بلا جھجک اپنی پریشانی بتا سکتی ہے اور محرم اپنی عورت کی اس پریشانی کو دور کرنے پر قادر ہوگا اس کے برعکس نامحرم سے پردہ ہونے کی وجہ سے عورت اپنی ہر ذاتی جسمانی پریشانی ظاہر نہیں کر سکتی کہ پریشانی یا بے پردگی کا احتمال ہوگا لہٰذا دورانِ سفر عورت کا نامحرم کے ساتھ ہونا نقصان دہ بھی ہے اور غیر ضروری بھی۔

بعض روایات میں تو عورت کو بغیر محرم کے مطلق سفر کی ممانعت آئی ہے اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے کہ سفر قریب کا ہو یا دور کا عورت بغیر محرم کے کہیں نہ جائے اسی طرح چاہے دنیاوی سفر ہو یا دینی مثلاً حج وعمرہ اس میں بھی بغیر محرم کے حج وعمرہ کے سفر پر روانہ نہیں ہو سکتی ایسا کرے گی تو گنہگار ہوگی بلکہ بعض روایات کے مطابق ہر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

بعض روایات میں ہے کہ عورت کو تین دن اور تین رات کا سفر بغیر محرم کے ممنوع ہے یعنی جو سفر تین دن رات کی مسافت سے کم کا ہو تو بغیر محرم کے جانے کی گنجائش موجود ہے۔ مگر آج کل فتنوں کے خوف کے باعث بغیر محرم کے تھوڑا سا بھی سفر نہ کرنا بہتر ہے اور علماء کرام نے اسے ممنوع فرمایا ہے۔

اور ویسے بھی امام اعظم ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے یہی مروی ہے کہ ایک

دن کی مسافت کے لیئے بھی بغیر محرم کے سفر پر نکلنا مکروہ ہے اور امام بخاری و امام مسلم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے اسی بات کی تائید کی ہے جو عورت اللہ (عزوجل) پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیئے حلال نہیں کہ ایک دن ایک رات کا سفر بغیر محرم کے کرے۔

غرضیکہ شریعت مطہرہ نے بغیر محرم کے سفر کرنے کی پابندی جو عورتوں پر لگائی ہے اس میں بہت سی حکمتیں و مصلحتیں پوشیدہ ہیں ان میں سے ایک حکمت عورت کی عصمت و عفت کی حفاظت بھی ہے لہٰذا عورت کو چاہیے کہ سفر چاہے قریب کا ہی کیوں نہ ہو بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔

لیکن یہ اچھی طرح واضح رہے سفر خواہ محرم کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو پردے کا پورا پورا اہتمام کیا جائے جیسا کہ عورتوں کے لیئے حکم نازل ہوا۔ ارشاد ربانی ہے:

”یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ“ (سورۃ احزاب)

ترجمہ: ”اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالی رہیں“

معلوم ہوا کہ ایک مسلمان عورت جب گھر سے باہر نکلے تو خواہ تھوڑا راستہ طے کرنا ہو یا لمبا راستہ ہر صورت میں اپنے آپ کو پردے کی حالت میں باہر نکالے اس طرح کہ جسم کا ہر حصہ سر سے لیکر پاؤں یہاں تک کہ چہرہ بھی چھپا ہوا ہوتا کہ عورت عفت و عصمت کے دشمنوں کی بدنگاہی اور بدباطنی سے محفوظ رہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

سفر اور عورت کی بد احتیاطی

جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی عورت کے لئے حلال نہیں کہ وہ ایک دن ایک رات کا سفر اور بعض روایات کے مطابق پورا ہی سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔

یعنی شریعت مطہرہ نے عورت کے سفر کیلئے محرم کی پابندی کو لازمی قرار دیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو عورت بغیر محرم کے سفر کرے یہ اس کے لئے حلال نہیں۔

لیکن یہاں بھی عورت اسی بداحتیاطی کا مظاہرہ کرتی ہے جو وہ اور معاملات میں کرتی ہے یعنی شرعی احکامات کی خلاف ورزی۔

حالانکہ شریعت نے تو صاف صاف بتا دیا کہ سفر کے لئے محرم کا ہونا ضروری ہے مگر عورت نے اس حکم کو بھی ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیا ہے۔ سفر دور کا ہو قریب کا' پیدل کا یا سواری کا دن کا ہو یا رات کا اسلام کے بتائے گئے طریقے کے خلاف تن تنہا سفر کیلئے نکل پڑتی ہے۔ جب اسے سفر سے متعلق اور دورانِ سفر پردے سے متعلق احکامات بتائے جاتے ہیں تو بڑی ڈھٹائی سے کہہ دیتی ہے کہ یہ سب باتیں مولویوں نے نکالی ہیں اور پھر شتر بے مہار کی طرح شہروں شہروں اور ملکوں ملکوں اکیلی گھومتی پھرتی رہتی ہے۔

کبھی اسے اپنی ملازمت کا بہانہ ہوتا ہے کہ آفس کی طرف سے فلاں ملک جانا ہے اور ظاہر ہے کہ آفس والے کام کے لئے بھیج رہے ہیں جانا بھی ضروری ہے کوئی تفریح کیلئے تو نہیں جا رہی۔

کبھی کسی عزیز کی عیادت یا تعزیت یا شادی بیاہ کی تقریبات میں اکیلے سفر کرنا پڑتا ہے اور بہانہ یہ کہ اکیلی نہ جاؤں تو کیا کروں شوہر کی آفس کی چھٹی ہی منظور نہیں

ہوئی اگر میں نہ جاؤں گی تو خاندان والے ناراض ہو جائیں گے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شوہر باہر ملازمت کرتا ہے اس کی چھٹی میں ابھی کچھ دن رہتے ہیں تو محترمہ اکیلے ہی وطن آنے کے لئے پر تول لیتی ہیں اور جھٹ کہہ دیتی ہیں کہ آپ بعد میں آتے رہیے گا میں دن کیوں ضائع کروں میں چلی جاتی ہوں جہاز میں تو جانا ہے یا ٹرین یا بس کا سفر ہی تو ہے آپ بٹھا دیجئے گا وہاں پر فلاں مجھے اتار لے گا' یا بعض اوقات شوہر کے پاس جانے کے لئے غیر ملک تنہا ہی سفر کر لیا جاتا ہے۔

غرضیکہ عورت سمجھتی ہے کہ وہ بڑے آرام سے تنہا سفر کر سکتی ہے اسے راستوں کا علم ہے روپے پیسے اس کے پاس ہیں پڑھی لکھی ہے کیا وجہ ہے کہ اکیلے نہیں جا سکتی۔

یہ تو بات تھی بغیر محرم کے سفر کرنے کی۔ یوں بھی ہوتا ہے کہ اگر دور دراز یا قریب ہی کہیں سفر کی نوبت پیش آ گئی تو اپنے پرائے کا لحاظ کئے بغیر کبھی خاندان سے یا کبھی پڑوس سے کسی جاننے والے کو پکڑا اور سفر پر روانہ ہو گئی عورت یہ سوچنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کرتی کہ شریعت نے عورت کیلئے سفر کے سلسلے میں کیا تعلیمات دی ہیں اسے تو بس سفر کرنا ہے تو کرتی ہے خواہ ساتھ میں کوئی بھی ہو۔

بعض عورتوں میں تو اکیلے سفر کرنے کا شوق بھی پایا جاتا ہے اور تنہا سفر کرنا بھی ایک فیشن بن گیا ہے کسی محرم کا دم چھلا لگانا انہیں سخت گراں گزرتا ہے یہ عورتیں تنہا سفر کرنا بولڈنیس سمجھتی ہیں یعنی جو عورت دور دراز کا سفر اکیلے کرے تو بڑے رشک سے اسے دیکھتی ہیں کہ فلاں تو بڑی بولڈ ہے ذرا بھی نہیں ڈرتی۔ اور اسی طرح جو خوف کے باعث اکیلے سفر نہ کرے تو دبو' ڈرپوک اور نجانے کن کن القابات سے نوازا جاتا ہے۔

کچھ گھرانوں میں عورتوں کا تنہا نکلنا پسند نہیں کیا جاتا تو ان گھرانوں کی عورتیں اپنے آپ کو بڑا ہی مظلوم سمجھتی ہیں کہ ہمارے گھر والوں نے ہمیں قید کر کے رکھ دیا ہے

اور ہم زمانے سے پیچھے رہ جائیں گے ہمیں کون پوچھے گا وغیرہ وغیرہ۔

الغرض عورت نت نئے حیلے بہانے سوچتی ہے کہ کسی طرح نکل پڑے یہ نہیں سوچتی کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) نے کیا حکم فرمایا ہے۔

اور تو اور حج وعمرے جیسے مقدس سفر میں بھی عورت اپنی غیر شرعی فعل سے باز نہیں ہوتی عورت کے پاس اگر صرف اپنے لئے ہی سفر کے اخراجات ہیں تو اس کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح غیر مرد کو پنا محرم ظاہر کر کے جعلی کاغذات کے ذریعے حج وعمرہ کر آئے۔

یا بعض اوقات کسی عورت کا محرم نہیں ہوتا یا محرم ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں ہوتا تو ان کے پاس ایک مضبوط بہانہ آ جاتا ہے کہ کیا کریں ہم تو محرم کے ساتھ جانے پر تیار ہین لیکن کیا کریں وہ مانتے ہی نہیں اب ان کی ضد کی وجہ سے اتنی بڑی سعادت کیسے چھوڑ دیں۔

کوئی ان عورتوں کو سمجھائے کہ اے نادان عورتو! اگر شریعت کی خلاف ورزی کر کے حج وعمرہ بھی کرو گی تو نافرمان کہلاؤ گی اور بجائے اجر وثواب کے تمہارے سر پر گناہ ہوگا۔ کیونکہ شریعت کا حکم یہی ہے کہ عورت کے پاس اگر محرم نہیں تو اپنے گھر بیٹھی رہے اسے گھر بیٹھے ہی ثواب عطا کر دیا جائے گا۔

مگر عورتیں شاید حصول ثواب کے لئے نہیں حصول تسکین کے لئے تنہا سفر اختیار کرتی ہیں غیر مردوں کو محرم ظاہر کر کے جھوٹ کی مرتکب ہوتی اور نتیجے میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) کے ناراضگی بھی مول لیتی ہیں اور مستحق لعنت بھی ہو جاتی ہیں کہ جیسا کہ ارشاد ربانی عزوجل ہے:

''جھوٹوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہوتی ہے''
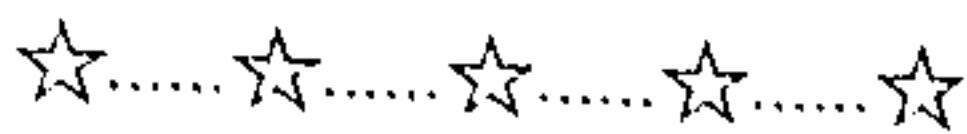
چنانچہ عورتوں کو چاہیے کہ شریعت کے اصولوں کو اپنائیں کہ یہ اصول عورت کی حفاظت اور اس کی بہتری کے لئے ہی وضع کیے گئے ہیں اور ان سے منہ موڑنا اپنی تباہی و بربادی کو آواز دینے کے مترادف ہے۔ کہ عورت کی یہ ڈھٹائی اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) کی ناراضگی کا سبب ہے کہ ہمارے آقا (ﷺ) نے تو عورت کا پردے میں رہنا ہی پسند فرمایا ہے جیسا کہ بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ:

''حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے خیبر اور مدینہ کے درمیان حضرت صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے نکاح فرما کے دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا اور جب کوچ کرنے کا ارادہ فرمایا تو اپنی سواری پر اُن کے لئے پیچھے جگہ بنائی اور ان کو سوار کر کے ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا۔'' (صحیح بخاری ص ۵۷۷، ج ۶ باب البنانی المسفر)

غور کیجئے کہ مذکورہ بالا روایت سے کیا معلوم ہوا کہ سفر میں صحابہ کرام (علیہم الرضوان) شریک ہیں اور ساتھ کون ہے ام المومنین سیدہ صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دونوں طرف ادب واحترام ملحوظ خاطر ہے کسی کی مجال نہیں کہ ام المومنین کی طرف نگاہ بھی اٹھائے او حضرت صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ساتھ سرکار عالی وقار (ﷺ) موجود ہیں لیکن اس کے باوجود آپ (ﷺ) نے نہ صرف یہ کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے لئے پردہ تان دیا بلکہ انہیں اپنی سواری پر ہی سوار کیا حالانکہ سواری کا علیحدہ انتظام ہو سکتا تھا۔

ان عورتوں کو اس واقعہ مبارک پہ غور کرنا چاہیے جو نہ صرف یہ کہ بے پردہ سفر کرتی ہیں بلکہ محرم کو ساتھ رکھنا بھی اپنے لئے غیر ضروری سمجھتی ہیں۔ جبکہ ان کے اردگرد صحابہ کرام علیہم الرضوان جیسے پاکیزہ خیالات کے حامل مردان خدا نہیں بلکہ ہوس ناک

سسرالی مردوں سے پردہ کا اہتمام

”حضرت عقیقہ بن عامر (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عورت کے سسرال کے مردوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ سسرال کے رشتہ دار تو موت ہیں“ (بخاری و مسلم شریف)

ایک اور حدیث مبارک میں مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ”دیور تو پوری موت ہے“۔

اسی طرح ایک حدیث شریف میں مروی ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عورت کا شوہر کے بھائی بھتیجوں کے سامنے ہونا درست ہے یا نہیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ایسے رشتہ دار عورت کے حق میں گویا موت ہیں“

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جیسے لوگ موت سے ڈرتے ہیں اور بچنے کی حتی الامکان کوشش کرتے ہیں تو ویسے ہی عورتوں کو شوہر کے بھائی بھتیجوں اور دیگر رشتہ داروں سے بھی بچنا چاہیے یعنی پردہ کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

یوں تو تمام نامحرموں سے ہی عورت کو پردہ کرنا لازم ہے لیکن سسرالی رشتہ دار مردوں یعنی دیور، جیٹھ، نندوئی وغیرہ سے خاص طور پر بچنا اور پردہ کرنا ضروری ہے کیونکہ ان کا فتنہ باہر کے غیر مردوں سے زیادہ خطرناک ہے۔

کیونکہ یہ لوگ گھر کے ہی فرد ہوتے ہیں اور ساتھ رہنے کے سبب ان میں اٹھنا بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے آپس میں بے تکلفی ہوتی ہے لہٰذا بے حیائی کے کام پر آمادہ ہوجانے کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ کیونکہ غیر مرد سے تعلقات استوار کرنے اور غلط کام پر آمادہ ہوجانے میں وقت اور مواقع دونوں ہی کے امکانات گھر کے مردوں کے مقابلے میں کم میسر آتے ہیں جبکہ ایک ہی گھر میں رہنے والے مردوں کے ساتھ کھانا پینا اٹھنے بیٹھنے اور دیگر کاموں میں اشتراکت کے مواقع روزانہ ہی ملتے ہیں اس لئے شیطان کبھی بھی موقعہ دیکھ کر دل و دماغ میں فتور پیدا کرسکتا ہے اور زنا جیسے قبیح فعل پر آمادہ کرواسکتا ہے۔

سسرال میں عورت کی بے پردگی

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت کے سسرالی مرد مثلاً دیور' جیٹھ' نندوئی وغیرہ سے بھی اسی طرح عورت کو پردہ کرنا کا اہتمام کرنا چاہیے جیسا کہ اسے اجنبی مردوں سے پردہ کرنے کا حکم ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں سسرالی مردوں کا تصور بالکل ایسا ہی ہے جیسے گھر کے مرد یعنی محرم۔

ہمارے یہاں عورت دیور اور جیٹھ وغیرہ سے بالکل پردہ نہیں کرتی بلکہ شاید ان سے پردہ گناہ تصور کیا جاتا ہے۔ (معاذ اللہ) عورت اگر ساس کے روپ میں ہو تو اسے بہو کا گھر کے مردوں سے پردہ کرنا سخت برا لگتا ہے' اور اگر عورت بہو کے روپ میں ہو جیٹھ کو بڑا بھائی اور دیور کو اپنا سامنے کا بچہ ظاہر کرتے ہوئے بلا خوف و جھجک ان کے سامنے بے پردہ حالت میں گھومتی پھرتی ہے آدھی آستین کی قمیص' باریک کپڑے' ننگے سر' کھلی گردن لئے پورے گھر میں خواہ دیور کا کمرہ ہو یا جیٹھ کا دندناتی پھرتی ہے۔

اسی طرح ساس نندوں کی خوشنودی کیلئے اپنے نندوئی سے بھی خوب ہنستے مسکراتے باتیں بھگارتی ہے اور نندوئی بھی موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فری ہونے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

دیور کو تو گھر میں بالکل بچہ ہی سمجھا جاتا ہے خواہ یہ بچہ تیس سال کا ہی کیوں نہ ہو دیور کا ہاتھ پکڑنا اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھنا ہو یا گھر کے اندر صوفے وغیرہ پر برابر برابر بلکہ بعض اوقات تو ایک ہی نشست پر اپنے ساتھ اسے بھی بٹھالیا جاتا ہے اور اکثر گھرانوں میں تو یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بھابھی اپنے دیور جو کہ اس سے خواہ ایک دو سال ہی چھوٹا ہو اپنے گھٹنے پر اس کا سر رکھ لیتی ہے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی ہے جیسے ننھے بچے کو بہلایا جاتا ہے بالکل اسی طرح اسے بھی منایا جاتا ہے۔ کوئی بات

دیور کو سمجھانی ہو تو بھی اکیلے کمرے میں تنہا دیور کے ساتھ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر دیر تک اسے سمجھاتی ہے کہ جیسے سارے مسائل کے سمجھانے کا ٹھیکہ ان ہی یعنی بھابھی صاحبہ کے ہی سر ہے۔

اور پھر یہی نہیں بلکہ جیٹھ دیور نندوئی وغیرہ کے ساتھ تفریح گاہوں وغیرہ میں بھی خوب ہلا گلا کیا جاتا ہے اور تو اور ٹی وی، وسی آر ڈش وغیرہ پر بے ہودہ اور واہیات فلمیں ڈرامے اور پروگرام ان سسرالی مردوں کے درمیان بیٹھ کر دیکھے جاتے ہیں اور ان پر تبصرہ بھی کیا جاتا ہے۔

اسی طرح شوہر کے بھانجے بھتیجے وغیرہ کے سامنے بھی عورت بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہے کہ جیسے اسلام میں پردہ نامی کوئی شے ہے ہی نہیں۔

غرضیکہ آج عورت نے شریعت کے حکم کو اس طرح نظر انداز کر دیا ہے جیسے اسے اپنی اس بے پردگی کا کوئی جواب نہیں دینا پڑے گا یا پھر بے پردگی کے جو ہولناک عذابات احادیث مبارکہ وروایات میں مذکور ہوئے ہیں وہ عورت کے لئے نہیں بلکہ کسی اور کے لئے تیار کیے گئے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے حضور (ﷺ) نے شب معراج جہنم میں مردوں سے زیادہ عورتوں کی تعداد ملاحظہ فرمائی جس کی ایک وجہ بے پردگی کا مظاہرہ بھی ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

عورتوں کے راستہ چلنے میں

پردے کا اہتمام

اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشادفرمایا:

”ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن“

ترجمہ:اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار“(سورۃ نور ۳۱)

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اگر کسی ضرورت شرعی کے تحت عورت کو گھر سے نکلنا ہی پڑجائے یا گھر میں رہتے ہوئے بھی کبھی اجنبیوں کے سامنے شدید ضرورت کی بناء پر آنا ضروری ہوجائے تو حکم ہے کہ عورت وقار اور سنجیدگی سے قدم اٹھائے اور اپنی چال ڈھال میں غرور و چھچھورا پن نہ آنے دے اور اگر پاؤں میں زیور یعنی پازیب وغیرہ پہنی ہو تو پاؤں اس طرح زمین پر آہستہ سے رکھے کہ اس کی آواز سے اجنبی مرد اس کی طرف متوجہ اور مائل نہ ہو۔ کیونکہ عموماً اس قسم کی آوازیں یعنی عورت کے زیور وغیرہ کی آوازیں خواہشات نفسانی پیدا کرتی ہیں جو آگے جاکر شہوانی جذبات کی تکمیل پر ختم ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ علماء وفقہائے کرام نے عورتوں کو بجنے والے زیور پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشادفرمایا:

”اللہ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا جن کی عورتیں جھانجن پہنتی ہوں“

چنانچہ عورتوں کے راستہ چلنے کے بھی شریعت نے احکامات وضع فرمائے ہیں جن پر عمل کرنا ہر مسلمان عورت پر فرض ہے مذکورہ بالا آیت کریمہ پر غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ عورت کے زیور کی آواز کی ممانعت صرف آواز پر ہی موقوف نہیں بلکہ راستہ چلنے میں عورت کو اپنے ہر اقدام ہر فعل ہر حرکت پر پردے کا اہتمام رکھنا ہوگا کہ عورت کی کسی بات سے اجنبی مرد اس کی طرف ملتفت و متوجہ نہ ہوں چنانچہ راستہ گزرتے ہوئے شوخ رنگ کے کپڑے یا چست و باریک برقعہ' تیز خوشبو کا استعمال جو اجنبی مردوں کی رغبت کا باعث بنے شریعت میں سخت ناپسند ہے۔

چنانچہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عورتوں کو حکم دیا کہ: ''جو عورت عطر لگا کر (یعنی کسی تیز خوشبو میں خود کو بسا کر) مردوں کے مجمع سے گزرے تو وہ ایسی اور ویسی ...... ہے۔ (یہاں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کے لئے بہت سخت الفاظ استعمال فرمائے)

(امام ترمذی)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: ''وہ عورت جو آراستہ و پیراستہ ہو کر نامحرموں میں اترا اترا کر چلتی ہے قیامت کے دن وہ مجسم تاریکی ہوگی جہاں نور کی کرن تک نہ ہو''

(ترمذی)

اسی طرح حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عورتوں کو حکم فرمایا کہ جب بھی ضرورت کے تحت باہر نکلیں تو مردوں سے بچ کر اور کنارے ہو کر چلیں جیسا کہ حدیث مبارک ہے:

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) مسجد سے باہر تشریف لا رہے تھے اور مرد و عورت وہاں سے گزرنے لگے راستہ میں مرد و عورت (اس طرح سے) مل گئے (کہ سب اکھٹے گزرنے لگے اور عورتیں ایک طرف نہیں تھیں گو عورتیں پردہ میں تھیں مگر راستہ کے درمیان

مردوں کے مجمع میں جارہی تھیں) یہ ماجرہ دیکھ کر حضرت اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ اے عورتو! پیچھے ہٹ جاؤ تم کو راستہ کے بیچ چلنے کی اجازت نہیں ہے تم راستہ کے کناروں پر ہو کر گزرو راوی کہتے ہیں کہ اس ارشاد کے بعد عورتیں راستہ کے کناروں میں ایسے طریقے پر گزرتی تھیں کہ راستہ کے دائیں بائیں جو کوئی دیوار ہوتی اس سے چپکی جاتی تھیں یہاں تک کہ ان کا کپڑا دیوار پر اٹکنے لگتا تھا"۔ (ابوداؤ' بیہقی)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شریعت میں عورتوں کو راستہ چلنے کے دوران بھی مردوں سے دور رہنے کی تاکید فرمائی ہے لہٰذا چاہیے کہ عورت جب بھی کسی شدید مجبوری کے باعث گھر سے نکلے تو خوب زیادہ پردہ کا اہتمام کرے ہر وہ بات جو غیر مردوں کے مائل ہونے کا سبب بنے مثلاً خوشبو' عورت کی آواز' اس کے زیور کی آواز' شوخ بھڑکیلے باریک کپڑے وغیرہ ان تمام باتوں سے احتراز کرے یہاں تک کہ جب راستہ چلے تو راستہ کے درمیان نہ چلے بلکہ راستہ کا درمیانی حصہ مردوں کیلئے چھوڑ دے اور خود راستہ کے کناروں پر چلے۔ ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ عورتوں کے لئے راستوں میں چلنے کا کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے۔ (الطبرانی کبیر)

☆......☆......☆......☆......☆

راستہ چلنے کے دوران
بے پردگی کا مظاہرہ

جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ شریعت مطہرہ نے عورت کے لئے باہر نکلتے وقت راستہ چلنے کے دوران کچھ آداب سکھائے ہیں جس پر عمل کرنا ہر مسلمان عورت پر فرض ہے اور اسی طرح کچھ ذرائع اپنانے کی بھی ممانعت کی ہے جس کے ذریعے عورت کے پردے کے لوازمات ادھورے رہ جاتے ہیں۔

گو کہ تقریباً ہر عورت ہی جانتی ہے کہ دین اسلام نے عورت کے لئے پردے کے احکامات عطا فرمائے ہیں اور یہ احکامات مختلف اوقات میں مختلف ہیں جیسا کہ ابھی بیان ہوا کہ اگر عورت کو شدید ضرورت کے تحت باہر نکلنا پڑے تو کن باتوں پر عمل کرنا چاہیے اور کن امور سے بچنا چاہیے۔ مگر افسوس کہ آج عورت کی یہ حالت ہے کہ وہ باہر نکلتی ہے اور راستہ طے کرتی ہے تو شریعت مطہرہ کے تمام تر احکامات وشرائط آداب وتعلیمات کو یکسر فراموش کردیتی ہے کہ جیسے اسے علم ہی نہیں۔ راستوں سے گزرتے ہوئے عورتیں مردوں کو لبھانے اور اپنی جانب متوجہ کرنے اور رکھنے کے لئے نہ صرف یہ کہ مردوں کے مجمع کے درمیان سے ہوکر گزرتی ہیں بلکہ قصداً اپنے جوتوں کی آواز یا چوڑیوں اور دیگر زیورات کی آواز سنانے کیلئے زور سے ہاتھ پاؤں ہلاتی ہیں باہر نکلنے کے لئے شوخ رنگ اور بھڑکیلے لباس کا انتخاب کیا جاتا ہے تاکہ مرداں کی طرف ملتفت ہوں اور ان میں انتشار خیال پیدا ہو یہی نہیں بلکہ لباس اس قدر باریک اور چست ہوتا ہے کہ ان کے بدن کی ساخت مکمل نمایاں ہوتی ہے ایسی حالت میں یہ عورت قصداً اجنبیوں کے درمیاں سے گزرتی ہے کہ جو

نہ بھی دیکھتا ہو دیکھ لے۔

باہر نکلتے وقت راستوں میں کھڑے مرد قریب سے گزرنے والی عورت کے جسم سے نکلتی تیز خوشبو پر بھی متوجہ اور مائل ہو جاتے ہیں۔ یہ عورتیں راستہ چلتے ہوئے وقار اور متانت اور سنجیدگی کو بالائے طاق رکھ دیتی ہیں اور آپس میں ہنسی مذاق کرتے ہوئے قہقہے لگاتی ہوئی اٹھلاتی ہوئی بڑی شان سے مردوں کے درمیان سے گزرتی ہیں، وہ تمام تر ساز و سامان جو بے پردگی میں معاون ثابت ہوتا ہے باہر نکلتے ہوئے استعمال کیا جاتا ہے۔

آپ خود ہی غور کیجئے کہ ایک عورت شوخ رنگ، بھڑک دار، باریک و چست لباس پہن کر تیز خوشبو لگا کر بالوں کو لہراتی رسی نما دوپٹہ گردن پر ڈالے مردوں کے درمیان سے گزرے اور پھر یہی نہیں چہرے پر رنگا رنگ لیپا پوتی ہنستے مسکراتے، قہقہے بکھیرتی اور زور سے باتیں کرتی ہوئی زیورات کی نمائش کرتی ہوئی راستہ میں کھڑے مردوں کے درمیان سے لہراتی لچکتی ہوئی گزرے تو کیا غیر مرد اس کی طرف ملتفت و مائل نہ ہونگے؟ کیا ان کی خواہشات نفسانی بھڑک کر شعلہ نہیں بنیں گیں؟ کیا وہ اپنے جذبات کی تکمیل کے لئے بے حیائی کے کام پر آمادہ نہیں ہو جائیں گے؟ کیا واقعی عورت کی عفت و عصمت خطرے میں نہیں پڑ جائیگی؟

جی ہاں! سب کچھ ہوگا بلکہ اس سے کہیں زیادہ مگر تعجب ہے عورت پر کہ ویسے تو معمولی چوہے، چھپکلی سے ڈر جاتی ہے لیکن ان گندی نگاہوں سے نہیں ڈرتی جو عورت کے جسم پر گڑی ہوتی ہیں ان واہیات و بے ہودہ جملوں سے خائف نہیں ہوتی جو کسی پاکباز عورت کے لئے کسی گندی گالی سے کم نہیں ان بدنیت و بداطوار مردوں سے خوفزدہ نہیں ہوتی جو عورت کی عصمت و عفت کو لوٹنے کا موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

یہ عورتیں کبھی کبھی اپنے آپ کو بھی اور دوسروں کو بھی یہ بہلا وا دیتی ہیں کہ ہمارا یہ

سنگھار اوڑھنا پہننا راستے میں کھڑے مردوں کو دکھانے کے لئے تھوڑی ہے ہم تو نیچی نظریں کر کے جاتی ہیں اور نیچی نظریں کر کے آتی ہیں۔ کچھ عورتوں کا کہنا ہے کہ پردہ تو دل ونظر کا ہوتا ہے اگر نیت صاف ہے تو پھر اس بناؤ سنگھار میں کیا حرج ہے۔ کچھ عورتوں کا فلسفہ یہ ہے کہ ہم جیسے چاہیں چلیں گی مردوں کو ہٹنا ہے تو ہٹ جائیں۔

افسوس کہ عورت نے قصداً قرآن وحدیث کو بھلا دیا' اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمودات وارشادات کو نظر انداز کر دیا ہے اسلامی تعلیمات واحکامات سے منہ موڑ لیا ہے حالانکہ وہ جانتی ہے کہ اس کا یہ طرز عمل اور پردے سے بے پرواہی اس کی تباہی کا سبب ہے اور موجب غضب الٰہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ جہاں نگاہ اٹھائیں عورت ایسی شرمناک بے پردگی کا مظاہرہ کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ پیدل ہو یا سواری پر تنہا ہو یا کسی کے ساتھ بیمار ہو یا تندرست ہر جگہ ہر حالت میں عورت تمام تر شرعی ضابطوں اور اصولوں کی قید وبند سے آزاد نظر آتی ہے۔

معلوم ہونا چاہیے کہ عورت کی آزاد روش اس کے لئے باعث خسارہ ہے خواہ یہ آزادی بے پردگی مردوں کو مائل ومتوجہ کرنے کے لئے نہ بھی ہوں تو بھی شریعت نے عورت کو ہر جگہ پردے کا اہتمام کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ نفس وشیطان ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے اپنے ظاہر وباطن پاک وصاف ہی کیوں نہ ہو دوسرے کے متعلق کیا کہا جا سکتا ہے کہ بظاہر صالح وطالح نیک وپارسا نظر آنے والا جو عورت کے لئے بھی باعث عزت ہے اور عورت بھی اس کے لئے باعث احترام ہے بدکرداری وبداطواری پر آمادہ نہیں ہوگا اس کا نفس وشیطان اسے نہیں ورغلائے گا غرضیکہ کوئی نہیں کہ سکتا کہ کب کیا حادثہ ہو جائے اور کب شیطان اپنا وار کر جائے چنانچہ شریعت مطہرہ نے عورت کو پردے میں رہنے کا حکم دیا ہی اس لئے ہے کہ عورت جو کہ مردوں کیلئے ہمیشہ باعث کشش رہی ہے اپنے

پردے اور اپنے وقار و سنجیدگی اور اپنی شرم و حیا کو اختیار کرنے کے باعث حوادث وفتنوں سے محفوظ رہ سکے۔

کاش کہ عورت کو عقل آ جائے اپنے آپ پر رحم کرے اپنے نازک وجود پر ترس کھائے کہ اس کی بے پردگی کے نتیجے میں جو ہولناک وعبرتناک سزاؤں کی اور عذاب کی وعیدیں احادیث مبارکہ میں وارد ہوئی ہیں ان عذابات کو وہ جو کہ چھپکلی سے ڈرتی ہے کیونکر سہہ سکے گی۔اب بھی وقت ہے اے عورتو! اپنے آپ کو شرم وحیا کے لباس میں چھپا لو اپنے آپ کو شریعت کی چادر میں لپیٹ لو اور ایسے رہو کہ جیسے ایک مسلمان شریف عورت کو ہونا چاہیے پھر دیکھو کہ تم کسطرح سب سے بلند ہوتی ہو کس طرح تم پر رحمتوں برکتوں کی نورانی بارش ہوتی ہے کہ جس میں بھیگ کر تمہارا ظاہر و باطن نور ہی نور ہو جائے گا۔

☆......☆......☆......☆......☆

غیر محرم مرد کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے پردے کا اہتمام

ایک حدیث مبارکہ ہے کہ ''آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے''۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ زبان کا زنا بات کرنا ہے چنانچہ اب عورت کو نامحرم مرد سے ہر ممکن گفتگو کرنے سے اجتناب برتنے کی کوشش کرنی چاہیےاور اگر کسی بہت شدید مجبوری کے تحت بات کرنی ہی پڑ جائے تو اس کے لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے

فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولاً معروفا

ترجمہ: تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کرو۔ (سورۃ احزاب آیت ۳۲)

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے خوب اچھی طرح واضح ہوگیا کہ نامحرم سے بات کرتے ہوئے عورت کو چاہیے کہ اپنی آواز کو حتی الامکان پست یعنی دبی ہوئی رکھے اور لہجہ میں ہرگز ہرگز ناز ادا یا شیرنی نہ ہو یعنی آواز سخت' کھردری ہو تا کہ اس اجنبی مرد کو تمہاری آواز میں کوئی کشش محسوس نہ ہو۔ اور وہ تمہاری طرف ملتفت نہ ہو سکے۔

فقہائے کرام تو فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو کسی نامحرم سے بات کرنی ہی پڑ جائے تو بہت ہی مختصر باتے کرے ہاں یا ناں میں جواب دے کر بات ہی ختم کر

دے۔

صاحب درمختار لکھتے ہیں۔

یعنی ضرورت کے لئے ہم اس بات کو جائز سمجھتے ہیں کہ عورت نامحرم سے گفتگو یا سوال و جواب کرے لیکن اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ نامحرم سے بات کرتے ہوئے گفتگو کو لمبی کرتی چلی جائیں یا نرم لہجے میں بات کریں یا بات میں لچک پیدا کریں کیونکہ ایسا کرنے سے مردوں کے دل مائل ہونگے اور ان کی طبیعتوں میں ابھار ہوگا''۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: ''عورتیں اپنے محرموں کے سوا اور مردوں سے بات نہ کریں''۔ (رواہ ابن سعد)

مذکورہ بالا عبارات سے یہ بات روز روشن کی طرح خوب واضح ہوگئی کہ عورت کو ہرگز ہرگز کسی نامحرم سے بات کرنے کی اجازت نہیں اور اگر مجبوری شدید کہ تحت کرنی پڑہی گئی تو آواز میں کوئی ایسی بات یعنی خوبصورتی' نرمی لچک' وغیرہ نہ ہو اور بات اتنی طویل نہ ہو کہ مرد عورت کے لئے اپنے دل میں ملتفت ہونے کا جذبہ رکھے۔

شریعت نے تو عورت کے زیور کی آواز کا غیر مردوں کے کانوں تک پہنچانے پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے آواز ظاہر ہونے پر ممانعت فرمائی ہے تو پھر خود عورت کی آواز کا غیر مردوں کے کانوں سے ٹکرانا کس قدر ناپسندیدہ ہوگا اور وہ بھی نرم لچکیلی مٹھاس میں ڈوبی ہوئی آواز۔

چنانچہ شریعت مطہرہ نے آواز کے اخفاء کے سلسلے میں اس قدر اہتمام کیا ہے تو اس کا سبب بھی یہی ہے کہ اسلامی معاشرے میں پاکیزگی تارتار نہ ہوسکے۔

آواز کا پردہ اور آج کی عورت

اوپر بیان کی گئیں آیت کریمہ واحادیث مبارکہ کے ذریعے معلوم ہوا کہ چونکہ عورت کی آواز میں قدرتی نرمی اور کشش ہوتی ہے جو مرد کی خواہش نفسانی کو بھڑکانے کا بڑا اہم سبب ہے اسی لئے شریعت مطہرہ نے عورت کو ہدایت کی ہے کہ اگر واقعی کسی شدید مجبوری و ضرورت کے تحت غیر مرد سے گفتگو کی نوبت آ ہی جائے تو وہ اپنی آواز کی نزاکت سے کسی نا محرم کو ناجائز فائدہ اٹھانے کا موقعہ نہ دے اور پوری احتیاط اور پردے کے اہتمام کے ساتھ بقدر ضرورت بات کرے۔

لیکن آج کی دور پر نظر ڈالیے تو نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج عورت نے جہاں دیگر بے پردگیوں کو اپنا رکھا ہے وہیں بے پردگی کا ایک اہم رکن آواز کے سلسلے میں بھی بے پردگی خوب ہی اپنائی ہوئی ہے۔

زندگی کا کوئی بھی شعبہ دیکھ لیں عورت ہر جگہ پر ہر قسم کے حالات میں اپنی آواز کا جادو جگاتی ہوئی نظر آئے گی آج آواز کے پردے کا تو کسی کو شعور ہی نہیں ہے عورت کو علم ہی نہیں ہے کہ اسے جسم کے دیگر اعضاء کی طرح آواز کو بھی غیر مردوں سے چھپا کر رکھنا ہے۔

اسکول و کالج اور دیگر مخلوط تعلیمی اداروں میں دیکھئے اپنے نامحرم استادوں سے خوب زور وشور کے ساتھ بحث ومباحثہ سوال وجواب ہوتے ہیں اسی طرح ملازمت پیشہ خواتین کو دیکھئے تو وہ بھی اپنے کولیگز اپنے افسروں اور دیگر افراد کے ساتھ کس قدر بے باکانہ انداز میں گفتگو کرتی ہوئی نظر آئیں گی اپنے نامحرم رشتہ داروں پڑوسیوں عزیز واقارب کے ساتھ بھی بات کرتے ہوئے آواز کے پردے کا کوئی تصور ہی نہیں غرضیکہ یہ عورت ڈاکٹر ہو یا مریض ٹیچر ہو یا طالبہ علم افسران میں ہو یا ملازموں میں رشتہ داروں میں ہو یا پڑوسیوں میں یہاں

تک کہ بازاروں دکانوں، سبزی والوں، گوشت والوں، الغرض ہر جگہ بے پردگی کا بدترین مظاہرہ کرتی ہوئی ملے گی، اسی آواز کے ذریعے جسے خوش اخلاقی کا نام دیا جاتا ہے لیکن شریعت مطہرہ میں ایسی نرم لچکیلی آواز نکالنے کی ممانعت آئی ہے، یہ عورت بہت سے دنیاوی فوائد بھی حاصل کرلیتی ہے اور بڑے فخریہ انداز میں کہتی ہوئی نظر آتی ہے کہ میں نے دکاندار کو ایسا بے وقوف بنایا فلاں قیمت کی چیز اتنی سستی خرید لی، اور یہ کہ ڈاکٹر میرے اخلاق سے اتنا متاثر ہوا کہ خوب توجہ سے میرا چیک اپ کیا اور فیس بھی کم لی، کبھی یہ کہتی ہوئی ملے گی کہ میرے کالج کے لڑکے میری آواز کے دیوانے ہیں میں اپنے کالج کی بہترین گلوکارہ ہوں یا مقررہ ہوں وغیرہ وغیرہ یا پھر یہ فلاں پڑوسی یا فلاں کزن یا فلاں رشتہ دار تو مجھ سے بحث میں جیت ہی نہیں سکتا۔

غرضیکہ یہ عورت طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے غیر مردوں کو اپنی آواز کا معترف بنانا چاہتی ہے اپنی آواز کی نزاکت اور لہجے کی مٹھاس کو خوش اخلاقی کا نام دیتے ہوئے خوب خوب شریعت مطہرہ کی خلاف ورزی کرتی ہے۔

اور تو اور عورت ٹی وی ڈراموں اور دیگر پروگراموں میں اپنی سریلی آواز سے پوری دنیا پہ چھا جانے کی خواہش لئے شریعت کی قائم کردہ تمام حدودوں کو توڑتے ہوئے گزر جاتی ہے اور کوئی انہیں سمجھانے والا نہیں، یہ ٹیلی فون پر رانگ نمبرز کے ذریعے بھی خوب خوب اٹھکیاں کرتی ہوئی ملے گی لیکن یہاں بھی عورت کو کوئی کہنے سننے والا نہیں۔ کبھی والدین اپنی بیٹیوں کی اس خوبی پر جسے معاشرے میں فن گفتگو کا ماہر کہا جاتا ہے داد پر داد دیتے نظر آتے ہیں اور ہر وہ کام جس میں خوبصورت باتوں کے ذریعے کام نکالا جا سکتا ہو بیٹیوں کو آگے کر دیتے ہیں اور خود اپنے آپ کو بات چیت کرنے کے معاملے میں اجڈ تصور کرتے ہوئے پیچھے ہی رہتے ہیں اور کبھی شوہر مادی فائدے کے حصول کے لئے بیوی کو آگے کر دیتے ہیں

کہ ''تم ہی بات کرو'' انہیں اپنی بیوی کی اپنے دوستوں سے بات چیت کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں ہوتی۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ عورت نے شاید تہیہ کرلیا ہے کہ کسی صورت میں اپنے آپ کو پردے کے نام پر قید خانے میں نہیں ڈالے گی یہی وجہ ہے کہ اگر انہیں قرآن وحدیث کے احکامات سنائے جائیں تو بھی ان پر اثر نہیں ہوتا اور بے پردگی کی ہولناک سزاؤں کے متعلق بتایا جائے تو بھی وہ اپنی اس آزاد روش کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

عورت جو کہ جانتی ہے کہ اپنی آواز کے ذریعے کیا کچھ حاصل نہیں کرسکتی اسی لئے آواز کے اخفاء پر کسی طور پر راضی نہیں۔ آج جگہ جگہ یہ عورت اپنی زبان کی فتنہ بازیوں سے اور خوبصورت آواز کی حشر سامانیوں سے مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے ان سے مالی فوائد حاصل کرنے اور چند ٹکوں کی مادی اشیاء کے حصول کی خاطر شریعت کے احکامات کو روندتی ہوئی گزرتی چلی جارہی ہے۔ حالانکہ حدیث مبارکہ میں صاف صاف بتادیا گیا کہ ''زبان کا زنا بات کرنا ہے'' یعنی جو عورت اپنی آواز کے ذریعے اپنی بات چیت کے ذریعے غیر مردوں کو مائل کرتی ہے گویا زنا کرتی ہے اور یہ اتنی بڑی اور سخت بات ہے کہ کوئی شریف مسلمان پاکباز عورت ایسا لفظ سننے کی بھی طاقت نہیں رکھتی کجا یہ کہ ایسا کام کرے کہ زانیہ میں شمار ہو۔

چنانچہ عورت کو چاہیے کہ شرم وحیا اور عزت وآبرو کو محفوظ رکھنے کے جو طریقے شریعت مطہرہ نے سکھائے ہیں اس پر سختی سے عمل پیرا ہو تاکہ کسی بدکردار کو آگے بڑھنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ اور نہ ہی اس کی ہمت پڑے' کیونکہ آج جو تم اپنی آواز سے فوائد حاصل کررہی ہو تو خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ مرد کل تم سے سود سمیت سارے فوائد واپس لے لیں اور تم سے عفت وعصمت کے قیمتی موتی کو سود کی شکل میں چھین لیں اور تم تہی داماں رہ جاؤ لہٰذا اس نقصان کے ہونے سے پہلے ہی تم حفاظتی تدابیر اختیار کرو وہ تدابیر جو شریعت مطہرہ نے تمہیں

سکھا ئیں ہیں اور اپنی آواز کو غیر مردوں میں استعمال سے روکو کہ بڑی تباہی و بربادی کا سبب نہ بن جاؤ۔

غور کرو کہ شریعت مطہرہ نے تو غیر مرد کو سلام کرنا بھی عورت کے لئے ممنوع قرار دیا ہے کیونکہ سلام میں یہ خاصیت ہے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور دو اجنبیوں کے درمیان فوراً محبت پیدا ہو جاتی ہے اسی لئے سلام میں پہل کرنے اور ملاقات کے وقت بھی سلام کرنے کا حکم آیا ہے تا کہ آپس میں محبت پیدا ہو غرضیکہ غیر محرم سے بات چیت تو دور کی بات عورت کو سلام کرنے کی بھی اجازت نہیں دی تو پھر تمہارا غیر مردوں سے خواہ وہ تمہارے استاد ہوں یا کلاس فیلو، ڈاکٹر ہوں یا مریض، دکاندار ہوں یا پڑوسی، رشتہ دار ہوں یا معمولی جان پہچان والے، پیر ہوں یا بزرگ افسران ہوں یا ملازم بات چیت کرنا اپنی نرم و شیریں آواز سے انہیں متاثر کرنا اپنے لہجے کی شگفتگی اور اپنی علمیت کی دھاک بٹھا کر غیر مردوں کو اپنا معترف بنانا اور اپنا گرویدہ کر لینا کیونکر جائز ہو جائے گا۔

☆......☆......☆......☆......☆

غیر مردوں کے ساتھ تنہا رہنے کی ممانعت کا بیان

حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

"لا یخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثھما الشیطان"

کوئی مرد جب کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو وہاں ان دونوں کے علاوہ تیسرا فرد شیطان بھی ضرور موجود ہوتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۹ از ترمذی)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جب بھی کوئی غیر مرد عورت ایک ساتھ تنہائی میں ہونگے تو شیطان بھی موجود ہوگا' جو دونوں کے جذبات کو بھڑکائے گا اور بے حیائی کے کام پر آمادہ کرے گا یہی وجہ ہے کہ آنحضرت (ﷺ) نے عورت کو سختی سے غیر مرد کے ساتھ تنہا رہنے کی ممانعت فرمائی ہے خواہ استاد ہو یا پیر یا قریبی رشتہ دار ہوں یا سسرالی نامحرم عورت کو ہر صورت میں ان کے پاس تنہا اٹھنے بیٹھنے اور تنہا ساتھ رہنے سے بچنے کا اہتمام کرنا ضروری ہے کہ نامحرم سے عورت کا گھلنا ملنا گناہ ہے۔

اور اگر کوئی مرد اس کے پاس آ کر بیٹھ جائے تو خواہ دیور ہو یا جیٹھ نندوئی ہو یا بہنوئی استاد ہو یا پیر اس کے خالہ زاد اور پھوپھی زاد وغیرہ ہوں یا قریبی پڑوسی الغرض کوئی بھی ہو عورت کو چاہیے کہ فوراً اٹھ کر چلی جائے اور تنہائی کا موقعہ نہ دے۔

یہاں تک کہ کسی عورت کو اگر غیر مرد سے کچھ مانگنے کی شدید ضرورت پیش آ ہی

جائے تو بھی اس کے پاس جا کر نہ مانگے بلکہ اس حالت میں بھی پردے کا لحاظ رکھنا چاہیے جیسا کہ آیت کریمہ ہے:

واذا سئالتموھن متاعا تسئلوھن من ورآء حجاب ذلکم اطھر لقلوبکم و قلبھن

اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر مانگو یہی زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اوران کے دلوں کی۔ (سورۃ احزاب رکوع ۳۶)

اس آیت کریمہ سے اچھی طرح واضح ہوگیا کہ چیز مانگنا حالانکہ ضرورت کے تحت ہی ہے مگر اس کے باوجود بھی بے پردگی کی اجازت نہیں بلکہ اس حالت میں بھی پردے کا اہتمام لازم ہے تو بھلا جہاں یہ ضرورت بھی نہ ہو یا کم شدید ضرورت ہے جیسے وقت پاس کرنے کے لئے باتیں بھگارنے کے لئے یا دوسرے شخص کی بوریت کا سوچ کر اس کے پاس بیٹھا جائے تو شریعت کو یہ بے حجابی کب گوارا ہوگی' جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ:

حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے مروی ہے کہ ایک عورت کے ہاتھ میں خط تھا اس نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف اس کو دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ (داؤد' سنن نسائی)

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے صاف طور پر معلوم ہوگیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی عورتوں کو اپنے سامنے بے پردہ نہ آنے دیتے تھے پھر خود ہی سوچیئے کہ جب ہمارے آقا و مولیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) غیر عورت کو اپنے پاس ضرورت کے تحت بھی نہ آنے دیتے تھے تو ان سے بڑھ کر کون سا بزرگ پیر استاد اور کون سا رشتہ دار نیک نظر اور خوش باطن ہوسکتا ہے جس سے عورت بے حجابی ترک کردے۔

ایسے ہی عورت کو اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں آنے نہیں دینا چاہیے یہ ہر دیندار اور پاکباز عورت کا طریقہ رہا ہے کہ گھر میں جب شوہر نہ ہوں تو عورت کسی بھی غیر مرد کو اندر آنے کی اجازت نہ دیتی خواہ پردے میں ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کسی عورت کو جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ اپنے شوہر کے گھر میں بغیر اس کی اجازت کے کسی کو آنے دے۔

☆......☆......☆......☆......☆

نا محرم مرد و عورت کا باہم تنہا بیٹھنا

آج کی خود ساختہ ضرورت

جیسا کہ اوپر بیان مذکور ہوا کہ شریعت میں مرد و عورت کا تنہا بیٹھنے پر ممانعت ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ شیطان انسان کی رگ رگ میں خون کی طرح تیر رہا ہے کچھ پتا نہیں کہ مرد و عورت جب تنہا ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہیں شیطان انہیں ورغلا کر بدکاری پر آمادہ کر لے اگر دو فریقوں میں سے ایک فریق بھی شیطان کے کہنے میں آ گیا تو دوسرا خود بخود اس کے قابو میں آجائے گا اور یوں یہ تنہائی بہت بڑی تباہی و بربادی کا سبب بن جائے گی۔

مگر آج معاشرے پر نگاہ ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ عورت شریعت کی ان حکمتوں سے پُر احکام سے بے بہرہ ہو چکی ہے۔ عورت کے لئے دیور نندوئی جیٹھ بہنوئی شوہر کے بھانجے بھتیجے اس کے اپنے خالہ زاد پھوپھی زاد وغیرہ اس کے لئے نا محرم ہیں لیکن عورت عموماً ان کے پاس بے دریغ تنہائی میں چلی جاتی ہے اور رات ہو یا دن سامنے ننگے سر بغیر دوپٹہ گھومتی پھرتی ہے کچھ نہیں تو گھر میں تنہا دیور یا جیٹھ یا دیگر نا محرم کے ساتھ ٹی وی ڈرامے وی سی آر پر فلمیں بھی بلا تردد دیکھتی ہے اسے کوئی فکر ہی نہیں کہ تنہا گھر میں نا محرم کے ساتھ ایسے جذبات ابھارنے والے پروگرام دیکھنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

اسے کوئی خوف ہی نہیں کہ گھر میں تنہا کسی نا محرم کے ساتھ خواہ اس کا کتنی ہی قریبی عزیز کیوں نہ ہو ٹیپ ریکارڈر پر فل آواز کے ساتھ واہیات اشعار پر مشتمل گانے سننے سے دل میں کیسے فتنہ فساد جنم لے سکتے ہیں۔

یہ بات تو گھر کے مردوں کی تھی جو ہیں تو نا محرم مگر عورت انہیں اپنا محرم ہی سمجھتی ہے اور

اس کے ساتھ تنہا بیٹھنے بات چیت کرنے بے حیائی کے پروگرام دیکھنے اور واہیات گانے سننے میں کوئی مضائقہ محسوس نہیں کرتی۔

اسی طرح اچھی خاصی بڑی اور سمجھدار لڑکیاں ٹیوشن پڑھنے کے نام پر تنہا کمرے میں استاد سے پڑھنے بیٹھ جاتی ہیں اور پردے کا کوئی خیال ہی نہیں رکھتیں' یہ اور استاد آمنے سامنے بلاتکلف تنہائی میں بیٹھ کر پڑھتے پڑھاتے ہیں جبکہ وہاں کوئی تیسرا نہیں ہوتا جبکہ یہ سخت ناجائز' مگر عورت کو جائز ناجائز سے کوئی دلچسپی ہی نہیں اسے دلچسپی ہے تو اپنی خواہش سے کہ کسی بھی طرح ہو ضرورت پوری ہو جائے خواہ غیر مرد کے ساتھ خلوت میں ہی کیوں نہ بیٹھنا پڑے۔

کبھی وہ پرائیویٹ سیکریٹری ہونے کے بہانے اپنے باس کے کمرے میں اس کے ساتھ تنہا بیٹھی ہوئی نظر آئے گی اور کبھی نرس بن کر ہسپتال کے کمرے میں تنہا مرد کی تیمارداری کرتی ہوئی ملے گی کبھی استاد کے ساتھ تنہا ٹیوشن پڑھتی ہوئی نظر آئے گی تو کبھی گھر میں خود ساختہ محرم کے ساتھ تنہا باتیں بگھارتی ملے گی۔

یہانتک کہ جو کام مرد کو کرنے چاہئیں مثلاً گھر کے اندر کسی قسم کی مرمت کی ضرورت پیش آئے تو مرد ہی کو گھر میں رہ کر مزدور سے کام کروانا چاہیے مگر یہاں بھی عورت نے اس کام کا ٹھیکہ لے رکھا ہے کہ تنہا گھر میں مزدور کے ساتھ کھڑی اسے کام سمجھاتی ہے اور اپنی نگرانی میں کرواتی ہے اور یہی کہتی ہوئی نظر آتی ہے کہ ارے ایسے کام عورتیں ہی مزدوروں سے کرواسکتی ہیں مرد تو لاپراوہ ہوتے ہیں کام صحیح نہیں کرواسکتے۔

غرضیکہ کبھی ضرورت کبھی مجبوری کا بہانہ بنا کر بے پردگی کا مظاہرہ کرنا اپنے لئے فرض بنالیا ہے اللہ عزوجل ان عورتوں کو ہدایت دے ورنہ انہوں نے تو اپنے کان بند کر لیے ہیں آپ کتنا ہی سمجھائیں یہ سمجھ کر ہی نہ دیں گی۔ فتنوں بے حیائی کے مواقع یہ خود ہی فراہم کرتیں ہیں اور پھر الزام مرد کو ہی دیتی ہیں۔

حالانکہ شریعت مطہرہ نے عورت کے لے پردے کے احکامات اسی لئے وضع فرمائے ہیں کہ ان فتنوں اور شرور کا سد باب ہو سکے جو مرد و عورت کے اختلاط سے رونما ہوتے ہیں اور تباہی و بربادی کا سبب بنتے ہیں اگر عورت آج ان احکامات پر عمل کرنے کی ٹھان لے تو معاشرے میں انقلاب پیدا ہو سکتا ہے اور نام کا اسلامی معاشرہ صحیح معنوں میں اسلامی معاشرہ بن سکتا ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

مخلوط جگھوں پر عورت کو جانے کی ممانعت کا بیان

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا:

''وہ عورت جو آراستہ و پیراستہ ہو کر نامحرموں میں اترا اترا کر چلتی ہے بروز قیامت وہ مجسم تاریکی ہوگی جہاں نور کی کرن تک نہ ہو۔'' (ترمذی شریف)

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ ہے:

''جو عورت عطر لگا کر (یعنی تیز خوشبو میں خود کو بسا کر مردوں کے مجمع میں گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سے لطف اندوز ہوں تو وہ عورت ایسی ویسی ہے (آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہاں اس کے لئے سخت الفاظ استعمال فرمائے)'' (الترمذی)

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ پر غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ شریعت نے عورتوں کو مردوں کے درمیان رہنے اور وہ بھی زیب و زینت کے ساتھ۔ سختی سے منع فرمایا ہے اور ایسی عورتوں کے لئے سخت الفاظ استعمال کیے ہیں۔

خود اللہ عزوجل نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

''اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں اور دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا اپنے شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے (مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا) زمین پر

پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہو سنگھار"۔

مذکور بالا آیت کریمہ سے واضح ہو گیا کہ مسلمان عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی جگہوں پر جانے سے پرہیز کرے جہاں بدنگاہی کے امکانات ہوں اور ایسے ماحول میں جانے سے اجتناب کرے جہاں نیک اور پارسا عورتیں جانا پسند نہیں کرتیں بلکہ اپنی پارسائی کی حفاظت کے لئے حتی الامکان ایسی جگہوں پر جانے سے پرہیز کرتی رہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ میں عورت کو صاف صاف بتا دیا گیا کہ جن مردوں کے درمیان اس کا رہنا جائز ہے وہ سارے اس کے محرم ہیں مثلاً باپ' بیٹا' شوہر وغیرہ لہٰذا چاہیے کہ عورت ان مردوں کے علاوہ باقی مردوں سے لازماً پردہ کرے اور ایسا پردہ کرے جس میں اس کا چہرہ' تمام بدن' اسکی آواز' یہاں تک کہ اس کے زیورات کی آواز بھی غیر مرد نہ سن سکیں نہ دیکھ سکیں۔ اور یہ جب ہی ممکن ہے جب عورت مردوں کے مجمع اور ایسی محفلوں میں شرکت سے گریز کرے جہاں مرد بھی موجود ہوں۔

دیکھئے ام المومنین سیدہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے فرمایا رسول اللہ (ﷺ) ہمارے زمانے کی عورتوں کو ملاحظہ فرماتے تو انہیں مسجدوں میں جانے کی ممانعت فرماتے۔ (صحیح مسلم)

غور کیجئے کہ شریعت مطہرہ نے عورت کو مسجد جیسی جگہ جو اس کے گھر کے قریب ہی ہے اور عورت بھی مکمل پردے میں جہاں نیک صالحین نمازی موجود ہوتے ہیں جہاں عورت کو عفت وعصمت کو بھی کوئی خطرہ لاحق نہیں اور پھر وہاں بھی عورت تنہا نہیں بلکہ اپنے محارم مثلاً باپ بھائی شوہر وغیرہ کے ساتھ ہوتی ہے اور وہاں اس کا وقت بھی کتنا صرف ہوتا ہے عین تکبیر کے وقت نماز میں شریک ہوئی اور امام کے سلام پھیرتے ہی الٹے قدموں گنتی کے قدم رکھ کر گھر میں واپس ہوگئی لیکن اتنی احتیاط وستر کامل وحفظ

شامل کے باوجود عورت کو مسجد میں جانے کی ممانعت آ گئی اب اندازہ کیجئے اس سے بڑھ کر پاکیزہ جگہ اور کون سے ہوسکتی ہے مگر شریعت میں جائز نہیں تو پھر آج کے پرفتن دور میں جہاں مرد وعورت کا اختلاط ہو ایسی محفلیں جہاں عورت پورے بناؤ سنگھار کے ساتھ شریک ہو کیونکہ جائز ہوسکتا ہے' چنانچہ ایسی محفلوں میں جانا اور ایسی محفلیں منعقد کرنا شریعت میں جائز نہیں۔

شریعت نے مخلوط تقریبات میں عورت کو جانے سے منع ہی اسلئے کیا ہے کہ نہ صرف فتنوں بلکہ فتنوں کے پیدا ہونے کے اسباب کو بھی ختم کیا جاسکے کہ نہ عورت ایسی محفلوں میں بے پردگی کے ساتھ شریک ہوگی نہ غیر مرد اس کی طرف مائل ہونگے اور نہ شیطان ان کو بے حیائی کے کام پر ورغلا سکے گا۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں اور میمونہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دونوں رسول اللہ (ﷺ) کے پاس تھیں کہ اچانک عبداللہ بن مکتوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سامنے سے آ گئے اور رسول اللہ (ﷺ) کے پاس آنے لگے چونکہ (عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نابینا تھے اس لئے ہم دونوں نے ان سے پردہ کرنے کا ارادہ نہیں کیا اور اپنی جگہ بیٹھی رہیں) رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ ان سے پردہ کرو میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول (ﷺ) کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ ہم کو تو وہ نہیں دیکھ رہے اس کے جواب میں رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کیا تم دونوں (بھی) نابینا ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہیں؟"۔

(ابوداؤد' ترمذی شریف)

حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ایک مرتبہ سیدہ فاطمۃ الزہرا (رضی

اللہ تعالیٰ عنہا) سے سوال کیا کہ عورت کے لئے سب سے اچھی بات کون سی ہے تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے ارشاد فرمایا کہ نہ مرد عورتوں کو دیکھیں اور نہ عورتیں مردوں کو دیکھیں۔"

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی مخلوط تقریبات میں عورت کو ہر صورت میں جانے سے بچنا چاہیے کہ کیونکہ وہ اگر ایسی جگہوں پر جائے گی جہاں مرد بھی موجود ہیں تو یقیناً اس کی نظر بھی مردوں پر پڑے گی اور مرد بھی اسے دیکھیں گے، خواہ یہ مرد قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہو مگر عورت کے لئے جائز نہیں کہ اپنے محارم کے سوا کسی کے سامنے آئے یا کسی کو دیکھے۔

سورۃ احزاب میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

"جب تم کوئی چیز عورتوں سے مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان کے لئے پاک طریقہ ہے"

یعنی کسی ضرورت کے تحت بھی مرد عورت آپس میں ملاقات نہ کریں بلکہ کچھ لینا یا دینا ہے تو پردے کے پیچھے سے مانگیں اور پردے کے پیچھے سے لیں جیسا کہ صحابیات (رضی اللہ عنہن) کا طریقہ رہا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے مروی ہے کہ ایک عورت کے ہاتھ میں خط تھا اس نے پردے کے پیچھے سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی عورتوں سے آمنے سامنے ملاقات پسند نہ فرماتے تو غور کیجئے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہمارے آقا و مولیٰ ہیں جو ہماری جان سے بھی زیادہ قریب ہیں جب نامحرم عورت ان سے ملاقات نہیں کر سکتی ان کے سامنے نہیں آ سکتی تو پھر آج کے فتنہ انگیز دور میں بدنیت و بداطوار

غیر مردوں کے سامنے اس کا آنا اللہ عزجل اور اس کے رسول (ﷺ) کو کیونکر پسند ہوگا۔

اسی طرح قرآن پاک میں غیر مردوں سے نرم آواز میں گفتگو پر بھی پابندی لگائی گئی ہے۔ کہ یہ بھی فتنے کا ایک بڑا سبب ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلب مرض وقلن قولاً معروفا

ترجمہ: تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کرو۔ (سورۃ احزاب ۳۲)

یعنی عورت حتی الامکان غیر مرد سے گفتگو کرنے سے بچے لیکن اگر بہت ہی شدید ضرورت آپڑی ہے تو اس کے لئے حکم ہے کہ عورت غیر مرد سے بات کرتے ہوئے آواز کو سخت، کھردری اور دبی ہوئی رکھے اور لہجہ میں ہرگز ناز وادا یا شیرنی نہ ہو تاکہ وہ مرد عورت کی آواز میں کوئی کشش محسوس نہ کر سکے اور اس طرح عورت کی طرف مائل نہ ہو سکے۔

فقہائے کرام نے فرمایا کہ اگر عورت کو کسی نامحرم مرد سے بات کرنی ہی پڑ جائے تو بہت ہی مختصر بات کرے صرف ہاں یا ناں میں جواب دے کر بات ہی ختم کردے۔

رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ''عورتیں اپنے محرموں کے سوا اور مردوں سے بات نہ کریں۔'' (رواہ ابن سعد)

چنانچہ عورت کو چاہیے کہ مخلوط دعوتوں محفلوں تفریح گاہوں وغیرہ میں جانے سے پرہیز کرے کہ نہ وہ مردوں کے درمیاں ہوگی نہ ہی اس سے بے پردگی کا مظاہرہ ہو سکے گا نہ غیر مردوں کو دیکھے گی نہ ہی اپنی زینت وسنگھار اسے مردوں کو مائل کر سکے گی نہ ہی

اپنی آواز سے مردوں کو متوجہ کر سکے گی اور نہ ہی کسی غیر مرد کو عورت کے ساتھ فتنہ پیدا کرنے کا موقعہ مل سکے گا۔

بہر حال اجنبی مردوں اور عورتوں کے باہم اختلاط کے احکامات قرآن وحدیث میں موجود ہیں چنانچہ ہر مسلمان اور شریف پاکباز عورت کو چاہیے کہ ان اسلامی احکامات کی پابندی کریں اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت گزار بندیوں میں شامل ہو کر کامل مومنہ بن جائیں۔

☆......☆......☆......☆......☆

اختلاط کا سیلاب

مذکورہ بالا بیان سے واضح ہو گیا کہ شریعت مطہرہ نے عورت کو مخلوط تقریبات میں شرکت کرنے پر ممانعت فرمائی ہے اور کسی عورت کو یہ جائز نہیں کہ وہ ان شرعی احکامات سے منہ موڑلے جو اس کے لئے وضع کیے گئے ہیں۔

لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا کہ عورت نے شاید شرعی احکامات کی خلاف ورزی کرنیکا تہیہ کرلیا ہے تو یہ بات یہاں بھی حرف بہ حرف سچ ثابت ہوتی نظر آتی ہے، آج ہر جگہ مخلوط تقریبات، مخلوط دعوتوں محفلوں کا انتظام کیا جاتا ہے، تعلیمی ادارے ہوں یا تفریح گاہیں بازار ہوں یا گھر ہر جگہ اختلاط کا سیلاب امڈا ہوا ہے۔

ایک وہ بھی پاکیزہ زمانہ تھا جب مخلوط محفلوں کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا لیکن آج عورت غیر مرد کے ساتھ ہر محفل میں ہر دعوت میں ہر اجتماع میں تفریح گاہوں میں تعلیمی اداروں میں شفا خانوں میں دفاتر میں غرض ہر جگہ خوش گپیاں کرتے ہوئے بے پردہ اٹھلاتی ہوئی نظر آئے گی۔

آج عورت زیب وزینت کے ساتھ فل میک اپ جدید تراش خراش کا ادھورا لباس زیب تن کئے خوشبوؤں میں بسی ہنستی مسکراتی آواز کا جادو جگاتی ان مخلوط دعوتوں تفریح گاہوں وغیرہ میں بلا جھجک شریک ہوتی ہے اسے نہ پردے کا کوئی خیال اور نہ شرم وحیا کا کوئی شائبہ اس کے چہرے پر نظر آتا ہے۔

اب تو یہ بے حیائی کے مظاہرے ان گھروں کی عورتیں بھی کرتی نظر آئیں گی جو گھرانے اپنے آپ کو دیندار کہتے اور سمجھتے ہیں۔

ان گھرانوں میں تقریبات میں بظاہر خواتین کا انتظام علیحدہ ہوتا ہے مردوں کی

نشست الگ اور عورتوں کی الگ درمیان میں پردہ کر دیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ عورتوں والے حصے میں مردوں کا ایک ریلا گھسا چلا آتا ہے' خوب ہنسی مذاق ہوتا ہے' چٹکلے چھوڑے جاتے ہیں' خوب بدنگاہی و بے پردگی کے مناظر نظر آتے ہیں' لیکن عورتوں کو ہوش ہی نہیں ہوتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے' انہیں تو دل لگی سے مطلب ہے کہ بظاہر دیکھنے اور کہنے میں عورتوں مردوں کا الگ الگ انتظام ہے لیکن در حقیقت وہی اختلاط کا سیلاب۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ایسے موقعہ پر کوئی عورت یہ کہنے یا سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ مرد یہاں کیوں آ رہے ہیں یہاں تو پردے کا انتظام ہے ان مردوں کو باہر کیوں نہیں نکالتے۔

اور پھر یہی نہیں بلکہ ان مخلوط تقریبات کی مووی بھی بنائی جاتی ہے جسے نام تو یادگار کا دیا جاتا ہے۔ مگر در حقیقت بنتی اسی لئے ہے کہ جو تقریب میں شریک نہ ہو سکا اور بے حیائی و بے پردگی کے مناظر دیکھنے سے محروم رہ گیا ہے وہ رنج نہ کرے بلکہ مووی کے ذریعے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھائے۔

دیکھئے رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: ''آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے اور دل کا زنا (بدکاری کی) خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرمگاہ اس (کی امید) کو جھٹلا دیتی یا سچا کر دیتی ہے۔''

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نامحرم مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا آپس میں بات کرنا ایک دوسرے کی باتوں کو سننا ایسی بے حیائی کی جگہوں پر جہاں فتنے ہوں چل کر جانا کسی نامحرم کو چھونا یہ سب گو کہ زنا کے اسباب ہیں مگر شریعت نے انہیں بھی زنا قرار دیا ہے۔

کیونکہ یہ وہ اسباب ہیں جو مرد وعورت کو باہم ایک دوسرے کے قریب کرتے چلے جاتے ہیں اور نتیجہ وہی نکلتا ہے جس کے سدباب کے لئے عورتوں کو مخلوط جگہوں پر جانے سے روکا گیا ہے۔ مگر عورت نے ان احکامات کو سننے سمجھنے سے انکار کر دیا ہے یہی وجہ ہے کہ آج جہاں نگاہ اٹھائیں عورت ومرد ساتھ ساتھ نظر آئیں گے۔

تعلیمی اداروں کا حال دیکھ لیں کہ لڑکے لڑکیاں ایسے گھل مل کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں جیسے سگے بہن بھائی۔ ساتھ اٹھنا ساتھ بیٹھنا ساتھ پڑھنا پھر باہم گفتگو' لین دین' کھانا پینا سب کچھ ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔

تفریح گاہوں کو دیکھ لیں کہ نامحرم مرد وعورت جو ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں پھر بھی ساتھ ساتھ تفریح میں مشغول ہیں ساحل سمندر ہو یا سرسبز پرفضا مقام' ہوٹل ہو یا سینما گھر' ہر جگہ مرد وعورت کا اختلاط نظر آئے گا عورتیں غیر مردوں کو دیکھنے اور ان کے قریب بیٹھنے کھڑے ہونے ان کے سامنے کھانے پینے اچھلنے کودنے سے نہیں شرماتیں دفاتر کا بھی یہی حال ہے کہ اپنے ساتھ کام کرنے والے مردوں سے ان کی ایسی دوستی ہوتی ہے کہ جتنی شاید سگوں سے بھی نہیں گھر میں بہن بھائی شوہر ماں باپ کے ساتھ سنجیدہ وبردباری کا انداز مگر آفس جاتے ہی سنجیدگی کا لبادہ اتار پھینک دیا جاتا ہے اور ان غیر مردوں کے ساتھ اپنوں سے بھی زیادہ کرم فرمائی ہوتی ہے۔

ہسپتالوں کو دیکھ لیں ڈاکٹرز آپس میں ذہنی ہم آہنگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے نظر آئیں گے وارڈ بوائے ہو یا نرس لیڈی ڈاکٹر ہو یا مرد ڈاکٹر آپس میں بات چیت گھومنا پھرنا کھانا پینا ایسا ہوتا ہے جیسے اپنے گھر میں اپنے محارم کے ساتھ ہوں۔

اور تقریبات کو تو حال نہ پوچھیں جیسے ہم نے پہلے بیان کیا رنگ وخوشبو کا ایک سیلاب ہوتا ہے جس میں ڈوب کر عورتوں کو اپنے پرائے مرد کی پہچان ہی نہیں رہتی ہوش

وخرد سے ایسے بیگانہ ہو جاتی ہیں کہ انہیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) کے بتائے گئے احکامات یاد ہی نہیں رہتے اور کوئی یاد دلائے بھی تو ایسے بے پرواہی کا مظاہرہ کرتی ہیں جسے اسے نہیں کسی اور کو سنائے جا رہے ہیں۔ باریک چست زرق برق لباس میں ملبوس ہار سنگھار سے لیس پھولوں اور زیورات سے سجی یہ عورت مردوں کی نگاہوں کا محور ہوتی ہے۔

بازاروں پر نگاہ ڈالیں یہاں بھی عورت مردوں کے رش میں گھسی نظر آئے گی اس حالت میں کہ نہ دوپٹے کا ہوش نہ کپڑوں کا نہ مردوں سے ٹکرانے میں جھجک نہ ہی ان کے اتنے قریب آنے میں کوئی حیا کہ غیر مرد کا سانس بھی محسوس ہونے لگے دوکاندار سے بحث ومباحثہ کرتی ہوئی غیر مردوں کے ہاتھ میں ہاتھ دیے چوڑیاں پہنتی ہوئی غیر مردوں کے ہاتھوں میں اپنا پاؤں دیکر جوتے کا ناپ دیتی ہوئی یہاں تک کہ کپڑوں کی سلائی کی خاطر غیر مرد کے ہاتھوں اپنا جسم بھی دے دیتی ہے کہ وہ "ٹیلر" جسے شاید اپنا محرم ہی سمجھ لیا ہے جہاں سے چاہے اس کے جسم کی پیمائش لے سینہ ہو یا گردن کمر ہو یا کولہے' ہر جگہ اس ٹیلر کا ہاتھ جاتا ہے مگر تف ہے ایسی عورتوں پر جنہیں ذرا شرم ولحاظ نہیں' اور بالفرض اپنا ناپ نہ بھی دیں تو اپنے کپڑے ناپ کیلئے مرد درزی کے حوالے کر دیے جاتے ہیں تاکہ اسے جسم کی فگر (Figure) کا خوب اندازہ ہو جائے۔

اور اب تو بیوٹی پارلر میں بھی مرد عورتوں کو سجاتے ہیں سنوارتے ہیں ان کے رخسار انکے ہونٹ ان کی گردن کون سی ایسی جگہ ہے جہاں مرد بیوٹیشن کی پہنچ نہیں ہوتی۔

(الامان والحفیظ)

آج کی عورت کھلم کھلا بلا جھجک وبلا دھڑک شریعت کی خلاف ورزی میں مشغول ہے نہ ماتھے پر شکن ہے نہ دل میں کراہیت یہی وجہ ہے کہ آج کل عورت کی عزت وآبرو

جان و مال سخت خطرے میں ہے اور قصور وار عورت ہی ہے جو اپنی عصمت وعفت اور شریعت کے بخشے گئے اعزاز و افتخار اور مرتبہ سے ہاتھ دھونے کے درپے ہوگئی ہے حالانکہ یہ بلندی ورتبہ اسے پردے کی شکل میں دیا گیا ہے اس کے لئے باعث زینت و باعث تسکین وراحت اور باعث تحفظ حیا ہے۔

اگر عورت کے پاس شرم وحیا نہیں رہی تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی خوبصورت مگر مردہ عورت نہ گھر میں رکھنے کے قابل نہ ہی اپنانے کے قابل۔

☆......☆......☆......☆......☆

ان مردوں کابیان جن سے

عورت کا پردہ نہیں

اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں صاف صاف بیان فرمادیا کہ عورت کا کن کن مردوں سے پردہ نہیں اوران مردوں کے علاوہ باقی تمام مردوں سے پردہ ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا اپنے شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے............

(سورۃ النور آیت ۳۱)

محرم کا مفہوم: محرم مردوں سے مراد شوہر کے علاوہ عورت کے وہ رشتہ دار ہیں جن سے عورت کا نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہے۔

شوہر: مذکورہ بالا آیت کریمہ میں سب سے پہلے جس محرم کا ذکر آیا ہے وہ شوہر یعنی خاوند ہے اور شوہر سے نہ کسی قسم کا پردہ ہے اور نہ کسی طور حجاب۔

باپ: مذکورہ بالا آیت کریمہ میں لفظ آباء یعنی باپ کا ذکر آیا ہے لیکن اس کے مفہوم میں صرف باپ ہی نہیں بلکہ دادا، پردادا اور نانا اور پرنانا بھی داخل ہیں، یعنی عورت ننھیال ددھیال کے ان سب بزرگوں کے سامنے آسکتی ہے جس طرح اپنے باپ کے سامنے آسکتی ہے۔

شوہر کے باپ: شوہر کے باپ یعنی اپنے سسر کے سامنے بھی عورت آ سکتی ہے اور یونہی شوہر کے دادا' پر دادا اور نانا اور پر نانا کے سامنے بھی آ سکتی ہے۔

عورت کے چچا' تایا اور ماموں: عورت کے سگے چچا تایا یعنی باپ کے سگے بھائی اور عورت کے سگے ماموں یعنی ماں کے سگے بھائی کے سامنے بھی عورت کو آنے کی ممانعت نہیں۔

بیٹے: آیت کریمہ میں لفظ ''ابناء'' بیٹوں کے حکم میں آیا ہے اس کے علاوہ بیٹے کی اولاد یعنی پوتے پر پوتے اور بیٹی کی اولاد یعنی نواسے پر نواسے چاہے سوتیلے ہوں یا رضاعی۔ عورت بلا تکلف ان کے سامنے آ سکتی ہے اور اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کر سکتی ہے۔

شوہر کے بیٹے: یعنی جو کسی اور بیوی سے ہوں اور شوہر کے پوتے پر پوتے نواسے اور پر نواسے بھی عورت کے محارم میں شامل ہیں لہٰذا عورت ان کے سامنے بھی زیب و زینت کے ساتھ آ سکتی ہے۔

بھائی: عورت کے بھائی بھی اس کے محارم ہیں چاہے سگے ہوں یا سوتیلے یعنی ایک باپ سے کہ ماں دونوں کی جدا جدا ہیں یا ایک ماں سے باپ دونوں کے الگ الگ ہیں یا رضاعی یعنی دودھ شریک بھائی سب اسی حکم میں داخل ہیں چنانچہ عورت کو ان کے سامنے آنے کی ممانعت نہیں بلا تردد ان کے سامنے آ سکتی ہے۔ البتہ چچا تایا ماموں خالہ پھوپھی کے بیٹے جو عرفاً بھائی کہلائے جاتے ہیں عورت کے غیر محرم ہیں لہٰذا عورت کو ان کے سامنے آنا منع ہے۔

عورت کے بھانجے بھتیجے: اس سے مراد عورت کے سگے سوتیلے یا دودھ شریک رضاعی بھائی بہن کی اولاد ہیں یعنی بھانجے بھتیجے اسی طرح ان کی بھی اولاد یعنی بہن بھائی کے پوتے پر پوتے' نواسے پر نواسے یہ سب اس حکم میں داخل ہیں لہٰذا عورت ان سب کے سامنے آ سکتی ہے۔ (مزید تفصیلات کیلئے بہار شریعت ملاحظہ فرمائیں)

بوڑھی عورتوں کے پردے کا بیان

شریعت مطہرہ میں بوڑھی عورتوں کے پردے سے متعلق مفصل بیان موجود ہے

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اور عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جبکہ سنگھار نہ چمکائیں اور اس سے بھی بچنا ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ سنتا اور جانتا ہے۔ (سورۃ النور ۶۰)

بوڑھی عورتوں سے کیا مراد ہے:

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں بوڑھی عورتوں سے مراد وہ بوڑھی سن رسیدہ عورتیں ہیں جن کے سامنے اگر نامحرم مرد سامنے آجائے تو ان کے جذبات میں کسی قسم کا فتنہ وانتشار پیدا ہونے کا شائبہ بھی نہ ہو اس حکم میں داخل ہیں۔

بالائی کپڑے سے کیا مراد ہے:

بالائی کپڑوں سے مراد وہ کپڑے ہیں جو عورت اپنے اصل کپڑوں کے اوپر بدن کی ساخت لباس کی کیفیت اور بعض اعضاء مثلاً سر، چہرہ، گردن وغیرہ چھپانے کے لئے پہنتی مثلاً برقع، اوپر اوڑھنے والی چادر، دوپٹہ وغیرہ، ان بالائی کپڑوں کا اوڑھنا مذکورہ بالا بوڑھی عورت پر واجب نہیں۔

البتہ یہ یاد رہے کہ سینہ پنڈلی وغیرہ جو عورت سبب کشش ہیں وہ نہ کھولیں اور بالائی چادر اتارنے کی اجازت سے زیب وزینت اختیار کرنے کا موقعہ نہ تلاش کریں۔

خوب خیال رکھا جائے کہ وہ بوڑھی سن رسیدہ عورتیں جن کی شہوانی، جنسی خواہشات سرد پڑ چکی ہوں لیکن اگر اس میں آگ کی کوئی چنگاری بھی باقی ہے اور بن ٹھن کر

رہنے ہار سنگھار زیب و زینت اختیار کرنے کا شوق اتنی ان کے دل میں موجود ہے تو چونکہ
شریعت کی اس اجازت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتیں بالاحتمال فتنہ کے سبب ان پر پردے کی
پابندی واجب ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

اختتامیہ

پردہ یا حجاب ایک عورت کی پاکیزہ اور پارسا زندگی کے لئے ایک بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ پردہ یا حجاب شریعت مطہرہ کا وہ قانون ہے جس کے ذریعے عورت کی عزت وقار شرم وحیا' قدر و قیمت اس کی حیثیت' مرتبہ کی حفاظت ہوتی ہے جو دین اسلام نے اسے بخشا ہے۔

اس مبارک قانون میں جسے پردہ نسواں کا نام دیا گیا وہ احکامات بیان کیے گئے جن پر عمل کر کے ایک عورت اچھی ماں' اچھی بیٹی' اچھی بہن اور اچھی بیوی بن سکتی ہے اور خصوصاً ایک شریف پاکباز مومنہ کا روپ دھار لیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عورت کو گھر کا ذمہ دار بنایا ہے ایک گھر کی منتظمہ بنایا ہے تاکہ وہ اپنا فیملی سسٹم استوار رکھ سکے اور گھر کا انتظام سنبھالے۔

ماں کی گود کیونکہ بچہ کی پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے۔ بچہ کردار و اخلاق کی تعمیر یہیں سے ہوتی ہے زندگی گزارنے کا طریقہ ماں ہی سکھاتی ہے صحیح فکر پر بچے کو ڈھالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرض ماں ہی کے سپرد کیا ہے۔

یوں سمجھ لینا چاہیے کہ تمام بڑے کارناموں کی بنیاد عورت اور اس کا گھر ہی ہے کہ اگر عورت اولاد کی صحیح تربیت کرے گی ان کے دلوں میں ایمان اور عشق رسول (ﷺ) پیدا کرے گی ان کے اندر تقویٰ' عمل صالحہ اور سنتوں سے پیار کا جذبہ پیدا کرے گی تو اس کا یہ کارنامہ تمام کارناموں پر حاوی ہے کہ اس نے ایک بچے کو شریعت کے سانچے میں ڈھال دیا۔

لیکن یہ جب ہی ممکن ہے جب عورت نے خود کو بھی شریعت کے سانچہ میں ڈھالا

ہوگا اپنے اخلاق و کردار میں کوئی نقص نہ آنے دیا ہوگا جب عورت نے چادر اور چار دیواری کو خوشی خوشی سینے سے لگایا ہوگا۔ اپنی اعلیٰ خصوصیات سے اپنے گھر کو جنت بنایا ہوگا۔

لیکن اگر عورت شریعت کے وضع کیۓ گیۓ اہم قانون یعنی ''پردہ نسواں'' سے منہ موڑے گی گھر کے بجائے بازاروں سڑکوں ہوٹلوں تفریح گاہوں میں سکون تلاش کرے گی تو اپنے ساتھ ساتھ پورے گھر کو بے سکون کر دے گی اور فیملی سسٹم تباہ و برباد ہو جائے گا۔ جب باپ بھی باہر اور ماں بھی باہر اور بچہ اسکول میں تو بتایئے کہ بچے کی تربیت کون کرے گا۔ بچے کو ماں کی شفقت ہی میسر نہیں ہوگی تو وہ عدم اعتماد اور عدم تحفظ کا شکار ہو جائیگا۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ جب میاں بیوی الگ الگ جگہ کام کر رہے ہیں دن بھر میں ان کا آپس میں کوئی رابطہ نہیں ہے تو عورت جو کہ بے پردہ آزاد بگڑے ہوئے ماحول میں اپنوں سے دور تن تنہا ہے کہ کوئی اسے دیکھنے والا نہیں ٹوکنے والا نہیں تو پھر ناجائز رشتے قائم ہونے میں بھلا کتنا وقت درکار ہے پھر ہوتا یہ ہے کہ میاں بیوی کے تعلقات خراب ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے' گھر بھی برباد بچوں کی بھی مٹی پلید اور خود عورت تو رہی سراسر خسارے میں کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ ذلت و رسوائی اس کا مقدر بن جاتے ہیں۔

یہ کیوں ہے' اس لئے کہ عورت نے پردے کو ترک کر دیا اللہ عزوجل کے وضع کیۓ ہوۓ حکمتوں سے بھرپور قانون کی خلاف ورزی کا نتیجہ ایسا ہی نکلتا ہے۔

مغرب کی اندھی تقلید نے عورت کی پاکیزہ اور صاف شفاف سوچ کو داغدار کر کے رکھ دیا ہے۔ عورت میں اپنے گھر شوہر بچے والدین کسی سے کوئی دلچسپی نہیں رہی بلکہ وہ سوچتی ہے کہ میں تو چادر اور چار دیواری میں مقید ہو کر رہ گئی ہوں مجھ سے زیادہ اچھی

خوش نصیب ترقی یافتہ اور مہذب تو وہ عورتیں ہیں جو گھر سے باہر ہیں آزاد ہیں ہر کسی کی روک ٹوک سے بے فکر ہیں نفس کی بے جا خواہشات ایسی عورت کو جہنم کی طرف لے جا رہی ہیں لیکن اس کے دل سے پردے اور اس کی ضرورت اور اہمیت کا احساس ہی ختم ہو گیا ہے۔

بے پردگی اور آزاد ماحول اور مرد و عورت کا آزادانہ میل جول کا ہی نتیجہ ہے کہ مرد و عورت کی باہم ایک دوسرے کے لئے کشش اور آزادنہ میل ملاپ دونوں کی نفسانی خواہشات و شہوانی جذبات کو ابھارتے ہیں اور پھر یہ جذبہ کسی نہ کسی وقت رنگ لا کر گناہ پر آمادہ کر ہی لیتا ہے۔

حجاب اور پردے کا مقصد ہی یہ ہے کہ معاشرے کے اندر بے پردگی کے نتیجے میں جو فتنے پیدا ہو رہے ہیں ان کا سدباب کیا جا سکے اور عورت کی عفت و عصمت کو محفوظ رکھا جا سکے۔

دین اسلام نے تو عورت کو شرم و حیا عفت و عصمت سے مالا مال فرمایا ہے اور اسے چادر اور چار دیواری عطا فرمائی ہے جہاں اسے گھر کی ملکہ کی حیثیت حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہے اپنے گھر کے انتظام کو سنبھالے جہاں اس پر کسی کو گندی نگاہ ڈالنے کی مجال نہیں کوئی بے ہودہ فقرہ اچھالنے کی ہمت نہیں اس کی طرف بری نیت سے ہاتھ بڑھانے والا نہیں۔ مگر عورت نے اس خوبصورت پابندی کو اپنی بے جا خواہشات کی تکمیل کے لئے رکاوٹ سمجھ لیا ہے اسے چادر سے نہیں بے حیائی و بے پردگی سے پیار ہے چار دیواری سے نہیں بلکہ سڑکوں بازاروں تفریح گاہوں کو اپنا ٹھکانہ سمجھ بیٹھی ہے بے پردہ ہو کر گھر سے نکلنا بلا جھجک مردوں کے سامنے گھومنا پھرنا اس نے اپنے لئے ترقی سمجھ لیا ہے۔ نہ جانے یہ کون سی ترقی ہے کیونکہ دین اسلام تو حیا و شرم غیرت و حمت والا دین ہے اس

نے عورت کو بلند مقام عطا کیا ہے۔ اس کے وضع کے گئے قانون پردہ نسواں تو عورت کی عفت و عصمت کی حفاظت کرتا ہے اس کی شرافت و پاکبازی کی حفاظت کرتا ہے اس کا قانون اپنانے والا ہی دراصل ترقی یافتہ ہے ورنہ تو بے پردگی بے غیرتی کی ترقی بھی کیا کوئی ترقی ہے ایسی ترقی کی اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مومنین و مومنات کی نظر میں کوئی قدر و قیمت نہیں البتہ شیطان اور اس کے پیروکاروں کو ضرور یہ ترقی محبوب ہے۔ کہ حیا تو ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والوں کو ہی محبوب ہوتا ہے۔

"چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ حیا اور ایمان دونوں ساتھ ہیں پس جب ان دونوں میں سے ایک اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔" (مشکوۃ از بیہقی)

معلوم ہوا کہ پردہ اور اس کے تمام تر لوازمات عورت کے ایمان کا بھی سبب ہیں تو جو پردہ اختیار کرتی ہیں ایمان والوں کو محبوب ہوتی ہیں جو عورتیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے رشتہ جوڑنے کی دعویدار ہیں اور ساتھ ساتھ بے پردگی و بے حیائی کو بھی اپنائے ہوئی ہیں وہ اپنے دعوے میں جھوٹی ہیں کہ کوئی بے شرم و بے حیا عورت، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے راستہ پر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود بھی حیا کو اختیار کیا اور اپنی امت کے لئے بھی شرم و حیا اور پردے کو لازم قرار دیا لہٰذا جو بے شرم ہیں بے حیا ہیں اپنی بے پردگی کے سبب اللہ عزوجل اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دور ہیں بلکہ ایسی عورتوں پر تو احادیث مبارکہ میں لعنت بھی کی گئی ہے۔

یہ بے پردگی زمانہ جاہلیت کی تہذیب قدیم میں بھی تھی اور اب تہذیب جدید میں بھی ہے زمانہ جاہلیت میں بھی عورتیں بے حجاب و بے نقاب گھلتی ملتی تھیں۔ آج بھی

عورتیں مخلوط تقریبات و اجتماع میں بے پردہ غیر مردوں میں گھسی نظر آتی ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں بھی عورت نیم عریاں لباس میں زیب و زینت سے آراستہ ہو کر جہاں دل چاہے نکل جایا کرتی تھیں۔ آج بھی باریک و چست لباس میں اپنے حسن و آرائش کے ہتھیار سے لیس ہر جگہ نظر آتی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی عورت مال و زر جمع کرنے کا وسیلہ بنی ہوئی تھی۔ اور آج بھی عورت ایر ہوسٹس، روم اٹینڈنٹ، کال گرل، ماڈل گرل، بن کر روپیہ کمانے کی مشین بنی ہوئی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی فحبہ گری اور عصمت فروشی کا بازار گرم تھا۔ آج بھی ثقافتی شوز کے نام پر رقص و سرور اور جسم فروشی کا کاروبار زوروں پر ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی عورت کی یہ بے پردگی اسے سر بازار نیلام کروا دیا کرتی تھی۔ چنانچہ آج بھی اس بے پردگی کے ہاتھوں عورت مردوں کی ہوس کا شکار ہے۔

غرض یہ کہ آج کی عورت جو ترقی یافتہ معاشرے کی پیداوار ہے اور خود کو بھی ترقی یافتہ سمجھتی ہے بتائے کہ یہ کونسی ترقی ہے جو اسے آگے کے بجائے پیچھے اور پیچھے زمانہ جاہلیت کی طرف دھکیل رہی ہے وہ تمام انداز زندگی جو زمانہ جاہلیت میں رائج تھے آج کے ترقی یافتہ دور میں آج کی ترقی یافتہ عورت نے اپنائے ہوئے ہیں۔

تہذیب و ثقافت کے وہ اطوار جو زمانہ جاہلیت کی پیداوار ہیں آج کی ترقی یافتہ عورت نے خوشی خوشی سینے سے لگائے ہیں۔ کوئی بتائے کہ یہ کون سی ترقی ہے جس پر آج عورت کو گھمنڈ ہے اور یہ کون سی ترقی ہے جس کی وجہ سے عورت نے اپنی عزت و آبرو مقام و مرتبہ شرم و حیا سب کچھ قربان کر دیا مگر پھر بھی ترقی نہ ملی کام تو سارے زمانہ جاہلیت کی عورتوں والے ہیں.........

ارے! پھر کہہ کیوں نہیں دیتیں کہ ہم ترقی یافتہ نہیں بلکہ قدیم زمانہ جاہلیت سے ہی تعلق رکھنے والیاں ہیں، مان کیوں نہیں لیتیں کہ جو ترقی ترقی کا تم نے شور مچا رکھا ہے

دراصل ترقی کچھ بھی نہیں بلکہ یہ بے حیائی و بے پردگی کا سیلاب تمہیں قدیم زمانہ جاہلیت کی طرف لے جا رہا ہے۔

اصل ترقی یافتہ تو وہ پاکباز پاکدامن باحیا و باکردار عفت مآب مومنہ عورتیں ہیں جو شریعت اسلامیہ کی ظل رحمت اور سایہ عافیت میں پناہ گزیں ہیں۔

وہ شریعت اسلامیہ جس نے پردے کا رواج دے کر مرد و عورت کے آزادانہ و بے حجابانہ میل جول کے نتیجے میں پیدا ہونے والے فتنوں کا قلع قمع کر دیا وہ شریعت اسلامیہ جس نے چادر اور چار دیواری کا رواج دے کر خانگی زندگی کو خوشگوار پر مسرت اور رونقوں سے لبریز کر دیا۔

وہ شریعت اسلامیہ جس نے عورت کو شرم و حیا اور عزت و آبرو کے طریقے سکھائے کہ جن پر عمل کر کے ایک مسلمان عورت بدکاروں و بداطواروں کے شرور سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ مرد و عورت کا ایک دوسرے کی طرف مائل ہونا قدرتی امر ہے اگر مرد و عورت میں ایک دوسرے کے لئے جذبہ میلان نہ ہو تو خانگی زندگی کا معاشرے میں نام و نشان نہ ہو اور تہذیب و تمدن کا گہوارہ بھی وجود میں نہ آئے لیکن اگر یہ نفسانی خواہشات' جذبہ میلان ہر ایک کے لئے عام ہو جائے اور ان جذبات کی تسکین کے لئے اپنوں پرایوں کا فرق نہ رہے تو پھر یہی جذبہ خانگی زندگی کو خوشگوار و پر مسرت بنانے کے بجائے اجاڑ و برباد کر دے گا اور معاشرہ تہذیب و تمدن کا گہوارہ بننے کے بجائے تباہی کے گڑھے میں جا گرے گا۔ چنانچہ دین اسلام نے وہ حدود مقرر فرمائیں کہ اگر ان حدود کا پاس رکھا جائے تو ایک پاکیزہ معاشرہ اور اس میں نیک نسل انسانی پروان چڑھ سکتی ہے چنانچہ ان ہی حدود کا نام شریعت میں پردہ یا حجاب ہے۔

چنانچہ میری اپنی ماؤں بہنوں بیٹیوں سے یہ مدنی التجا ہے کہ وہ یہ ہرگز نہ سمجھیں کہ

یہ پردہ ہمارے لئے دشواری کا سبب ہے اور یہ حجاب ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے بلکہ یوں سمجھئے کہ عورت کے معنی ہی ''چھپانے والی چیز'' کے ہیں اسی لیے عربی میں عورت کا نام عورت رکھا گیا۔ اب خود ہی سوچئے کہ جب عورت کو عورت کہا ہی اس لئے گیا ہے کہ کہ وہ ازسرتاپا پوشیدہ رکھنے کی چیز ہے تو پھر اس کا بے پردہ رہنا کیونکر گوارا ہوسکتا ہے۔

عورت کی فطرت میں پردہ داخل ہے اور حجاب عورت کی سرشت میں داخل چنانچہ اگر فطرت مسخ ہوجائے تو اس سے بڑھ کر بدصورتی اور کوئی نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ اگر عورت سمجھتی ہے کہ بے پردہ ہوکر زیادہ حسین وخوبصورت لگے گی تو یہ اس کی بھول ہے جو کشش وخوبصورتی پردے میں ہے بے پردگی میں نہیں۔

لِلّٰہ بے پردگی سے باز آجاؤ لوگوں کی پرواہ نہ کرو کہ تمہارا مذاق اڑاتے ہیں' طعنہ دیتے ہیں' دقیانوسی کہتے ہیں۔ تم دل میں مصمم ارادہ کرلو کہ جو طعنے دیتا ہے دیتا رہے کوئی کچھ کہتا ہے کہتا رہے بس مجھے تو اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بتائے گئے راستے پر چلنا ہے جو ازواج مطہرات کا راستہ ہے جو صحابیات (رضی اللہ عنہن) کا راستہ جو فلاح ونجات کا راستہ ہے۔

تم ہرگز معاشرہ کی پرواہ نہ کرو کہ اگر آج کی بے حجابانہ اقدار کا ساتھ نہ دیا تو ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاؤ نگی۔ جان لو کہ ترقی وعزت اسلام کو چھوڑنے میں نہیں بلکہ اسلام کو اختیار کرنے میں ہے' کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:
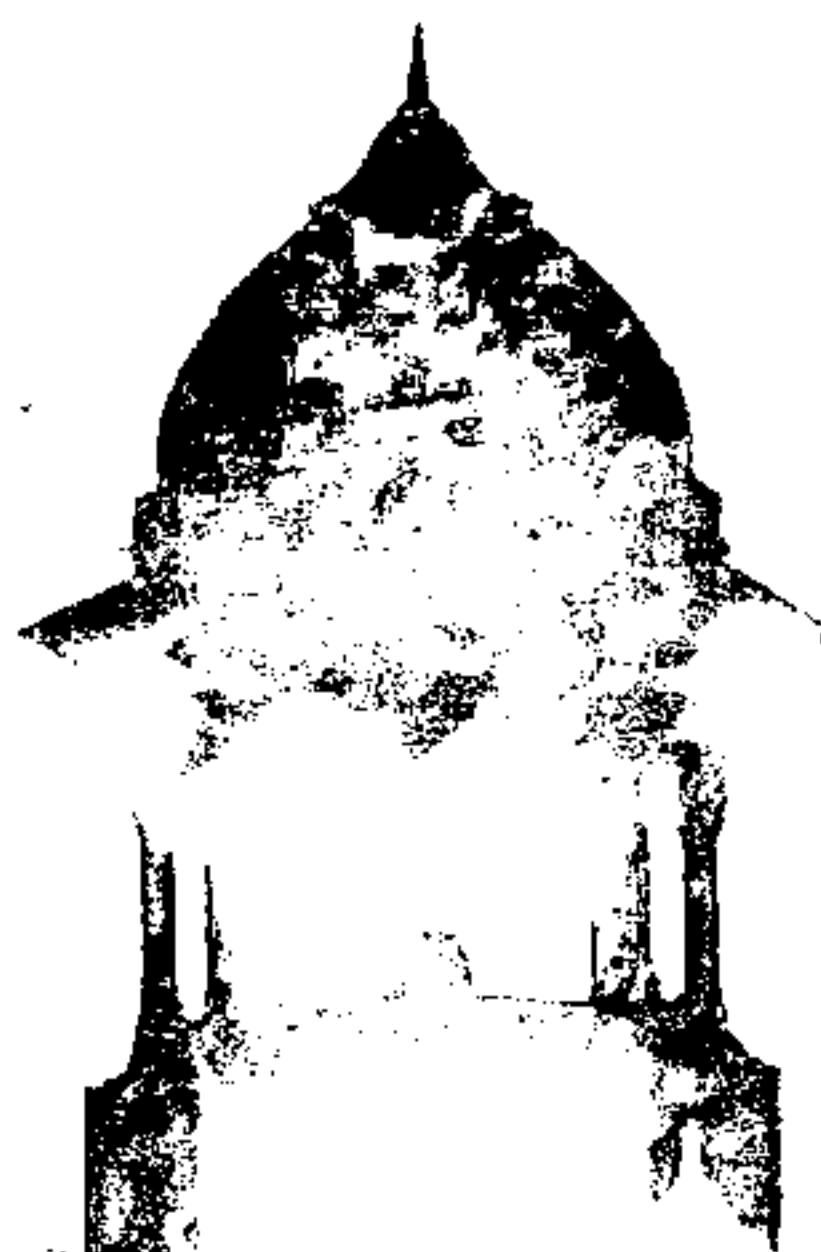
''اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو کچھ عزت دی ہے وہ اسلام کی بدولت دی ہے''

یعنی اگر آج ہم نے اسلامی اقدار سے منہ موڑ لیا تو اللہ تعالیٰ ہمیں عزت وترقی عطا فرمانے کے بجائے ذلت وپستی میں دھکیل دے گا۔ اور اگر اسلامی اقدار سے پیار کیا اسے اپنایا تو پھر اللہ عزوجل ایسی عزت' وبلندی عطا فرمائے گا کہ جو کسی کے تصور میں نہ

ہوگی۔

اللہ عزوجل ہم سب کو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے بتائے گئے احکامات وتعلیمات سے پیار کرنے اور انہیں اپنانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆

مصنف
مولانا ناصر حسین قادری
سادات پبلیکیشنز لاہور